Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

Er. M. Salam Sb
Flat No.-704
Block No.-43
Sector-4
New Shimla 171009

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 52

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 43-44

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

2/9 رمضان 1423 ہجری 28/اخاء 4 نبوت 1382 ہش 28/اکتوبر 4 نومبر 2003ء

اخبار احمدیہ

قادیان 25/اکتوبر 2003ء (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمد للہ۔ کل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور رمضان المبارک کے احکامات و برکات پر بصیرت افروز روشنی ڈالی۔ احباب جماعت پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں میں دُعا کرنے والے کی دُعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے

ارشاد باری تعالیٰ

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ

اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَھَنَّمَ دٰخِرِیْنَ۔ (المومن 60)

ترجمہ:۔ اور تمہارے رب نے کہا مجھے پکارو میں تمہیں جواب دوں گا یقیناً وہ لوگ جو میری عبادت کرنے سے اپنے تئیں بالا سمجھتے ہیں ضرور جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔

قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَآؤُکُمْ فَقَدْ کَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ یَکُوْنُ لِزَامًا
(الفرقان:25)

ترجمہ:۔ تو کہہ دے کہ اگر تمہاری دعا نہ ہوتی تو میرا رب تمہاری کوئی پرواہ نہ کرتا پس تم اسے جھٹلا چکے ہو سو ضرور اسکا وبال تم سے چمٹ جانے والا ہے۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ شَیْئٌ اَکْرَمَ عَلَی اللّٰہِ مِنَ الدُّعَاءِ (رواہ ترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے ہاں دعا سے زیادہ عزت والی کوئی چیز نہیں۔

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا یَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ (ترمذی)

حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے فیصلہ کو کوئی نہیں ٹلاتی مگر دعا اور عمر نہیں بڑھاتی مگر نیکی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدُّعَاءَ یَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ یَنْزِلْ فَعَلَیْکُمْ عِبَادَ اللّٰہِ بِالدُّعَاءِ (ترمذی)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا نفع دیتی ہے اس چیز میں کہ اتری ہو یا نہ اتری ہو اللہ تعالیٰ کے بندو دعا کو لازم پکڑو۔

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"دعا کی ماہیت یہ ہے کہ ایک سعید بندہ اور اس کے رب میں ایک تعلق جاذبہ ہے۔ یعنی پہلے خداتعالیٰ کی رحمانیت بندہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ پھر بندہ کے صدق کی کششوں سے خداتعالیٰ اس سے نزدیک ہو جاتا ہے اور دعا کی حالت میں وہ تعلق ایک خاص مقام پر پہنچ کر اپنے خواص عجیبہ پیدا کرتا ہے۔ سو جس وقت بندہ کسی سخت مشکل میں مبتلا ہو کر خداتعالیٰ کی طرف کامل یقین اور کامل امید اور کامل محبت اور کامل وفاداری اور کامل ہمت کے ساتھ جھکتا ہے اور نہایت درجہ کا بیدار ہو کر غفلت کے پردوں کو چیرتا ہوا فنا کے میدانوں میں آگے سے آگے نکل جاتا ہے۔ پھر آگے کیا دیکھتا ہے کہ بارگاہ الوہیت ہے اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں۔ تب اس کی روح اس آستانہ پر سر رکھ دیتی ہے۔ اور قوت جذب جو اس کے اندر رکھی گئی ہے۔ وہ خداتعالیٰ کی عنایات کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ تب اللہ جلشانہ اس کام کے پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس دعا کا اثر ان تمام مبادی اسباب پر ڈالتا ہے۔ جن سے ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں جو اس مطلب کے حاصل ہونے کیلئے ضروری ہیں۔" (روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۹-۱۰)

"اعجاز کی بعض اقسام کی حقیقت بھی دراصل استجابت دعا ہی ہے اور جس قدر ہزاروں معجزات انبیاء سے ظہور میں آئے ہیں یا جو کچھ کہ اولیاء ان دنوں تک عجائب کرامات دکھلاتے رہے اس کا اصل اور منبع یہی دعا ہے اور اکثر دعاؤں کے اثر سے ہی طرح طرح کے خوارق قدرت قادر کا تماشہ دکھلا رہے ہیں۔ وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گذرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس امی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ بِعَدَدِ ھَمِّہٖ وَغَمِّہٖ وَحُزْنِہٖ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ وَاَنْزِلْ عَلَیْہِ اَنْوَارَ رَحْمَتِکَ اِلَی الْاَبَدِ۔

(برکات الدعا صفحہ ۱۳ روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۹ تا ۱۱)

"میں اپنے ذاتی تجربہ سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے۔ بلکہ اسباب طبیعہ کے سلسلہ میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسی کہ دعا ہے۔

"ابتلاؤں میں ہی دعاؤں کے عجیب و غریب خواص اور اثر ظاہر ہوتے ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ ہمارا خدا تو دعاؤں ہی سے پہچانا جاتا ہے"۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۴۷)

منیر احمد حافظ آبادی ایم-اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

نفرت کی آندھی...... خدا کیلئے اسے روکو!

(قسط۔6) (تسلسل کیلئے دیکھیں اخبار بدر شمارہ 29)

گزشتہ شماروں میں ہم نے ''نفرت کی آندھی۔ خدا کیلئے اسے روکو!'' کے عنوان سے سلسلہ مضامین شروع کیا تھا کہ بیرون ملک سفر کے باعث اس سلسلہ کو منقطع کرنا پڑا۔ اس دوران اُڑیسہ میں مقیم عیسائی مشنری اور اس کے دو بیٹوں کو زندہ جلانے کے جرم میں دارا سنگھ کو سزائے موت دینے کا تاریخی فیصلہ منظر عام پر آیا۔ اس واقعہ نے اس مضمون کی بقیہ کڑیوں کو لکھنے کی تحریک پیدا کر دی۔ اور اس پر ہم نے دو اکتوبر کی اشاعت میں بعنوانِ ''دارا سنگھ کا ہندوتو'' اداریہ لکھا تھا ہم نے لکھا تھا کہ دارا سنگھ جیسے لوگ تو جاہل اور ہندوستان کو تباہ و برباد کر دینے والے سازشوں سے لاعلم ہیں اصل سزا کے مستحق تو ان کے پیچھے کے دماغ ہیں جو دراصل ہر قوم میں موجود ہیں اس جڑ کو تلاش کر کے اس پر تبر رکھنا چاہئے۔

لیکن اس سے قبل ہم اپنے گزشتہ مضمون ''نفرت کی آندھی۔۔۔ خدا کیلئے اسے روکو!'' کو خلاصۃً دوبارہ یہاں پیش کرتے ہیں تاکہ گزشتہ مضمون دوبارہ قارئین کے دماغوں میں تازہ ہو جائے ہم تحریر کر رہے تھے کہ گزشتہ دور کے مسلم بادشاہوں کے بعض واقعات بیان کر کے آج کے معصوم مسلمانوں کو ان کا ذمہ دار ٹھہرا کر ان کو معافی مانگنے پر مجبور کرنا حد درجہ کی جہالت و حماقت ہے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اس دور میں مسلم بادشاہوں نے دیگر بادشاہوں کی طرح ہر اس شخص کو کھدیڑا ہے جو ان کی حکومتوں کے مقابل پر آیا۔ ہم ذکر کر چکے ہیں کہ بابر کے ہندوستان آنے کے بعد اس کی پہلی لڑائی ابراہیم لودھی سے ہوئی اور ابراہیم لودھی بھی ایک مسلم بادشاہ تھا ہم ذکر کر چکے ہیں کہ بعض جنگیں تو مسلم بادشاہوں نے اپنے رشتہ داروں سگے بھائیوں اور باپوں سے بھی لڑی ہیں کیا دارا شکوہ اورنگ زیب کا سگا بھائی نہیں تھا اور کیا شاہجہاں اورنگ زیب کا والد نہیں تھا جس کو محض حکومتی اغراض کے پیش نظر اورنگ زیب نے قید کر دیا تھا۔ پھر ہم نے عرض کیا تھا ہمارے سکھ بھائی بابر کے متعلق کہتے ہیں کہ اس نے حضرت بابا نانک جی کو جیل خانے میں بند کروایا تھا۔ لیکن وہ اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ مغل بادشاہ جہانگیر نے ایک عظیم مسلم صوفی اور عالم حضرت شیخ احمد سرہندی کو بھی تو قید خانے میں بند کر دیا تھا اور ان کی شان میں گستاخی کا مرتکب بھی ہوا تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ ہر دور کے بادشاہ اپنے دور حکومت میں ہر وہ کام کرتے رہے ہیں جو ان کے تخت و تاج کیلئے مفید ہوں چنانچہ اس غرض کیلئے اگر ان کے مقابل پر مندر آئے ہیں تو انہوں نے اپنی حکومتوں کے باغیوں کے مندروں کو بھی توڑنے سے گریز نہیں کیا اور دوسری طرف اپنی حکومت کے مفاد کیلئے انہوں نے بڑے بڑے حکومتی عہدے ہندوؤں کو دئے چنانچہ اورنگ زیب جسے ہندو کش کہا جاتا ہے وہ اس معاملہ میں سخت قسم کا ہندو نواز تھا چنانچہ ہندو مورخین لکھتے ہیں اور ہم اس بات کو اپنے پہلے مضمون میں لکھ چکے ہیں کہ محمد امین خان جو عالمگیر کی حکومت میں پنج ہزاری کے منصب پر فائز تھا اس نے ایک مرتبہ عالمگیر کو لکھا کہ آپ نے محکمہ مال کے اعلیٰ عہدے ہندوؤں کو سپرد کر رکھے ہیں اگر ان میں سے ایک عہدہ میرے لڑکے کو دیا جائے تو یہ چیز ہمارے دین کی تقویت کا باعث ہو گی اور اس طرح کافروں کے ہاتھ سے کم از کم ایک عہدہ تو نکل جائے گا اس پر اورنگ زیب نے جو فرمان جاری کیا اس میں لکھا کہ آپ نے جو میری حکومت کیلئے اپنی قدیمی خدمات کا ذکر کیا ہے تو یہ بالکل درست ہیں لیکن جو دوسرے کے مذہب کو خراب بتایا ہے اس کے متعلق یاد رکھیں کہ

اُمور سلطنت را بمذہب چہ نسبت وکارہائے سلطنت را بتعصب چہ دخل

کہ سلطنت کے کاروبار کو مذہب سے کیا تعلق اور سلطنت کے انتظام میں تعصب کو کیا دخل تم اپنے دین پر اور وہ اپنے مذہب پر قائم رہیں۔

ہم نے گزشتہ اقساط میں یہ بھی عرض کیا تھا کہ شیواجی ان کے دادا نیز بعض اور رشتہ داروں نے بھی اورنگ زیب کی حکومت میں ملازمت اختیار کر رکھی تھی لیکن شیواجی نے وہ ملازمت اس لئے نہیں چھوڑی تھی کہ اورنگ زیب ایک مسلمان بادشاہ ہے اور مسلمان بادشاہ کے ماتحت حکومت نہیں کرنی چاہئے۔ بلکہ مسلمانوں کو اُکھاڑ کر پھینکنا چاہئے۔ درحقیقت شیواجی کا اورنگ زیب کی ملازمت چھوڑنا محض اپنے ذاتی مفاد کے پیش نظر تھا ہم گزشتہ اقساط میں وضاحت سے اس سلسلہ میں تحریر کر چکے ہیں کہ شیواجی نے اورنگ زیب سے ہفت ہزاری منصب کا مطالبہ کیا تھا لیکن جب وہ منصب نہیں ملا تھا تو نہ صرف اس نے ملازمت چھوڑ دی تھی بلکہ وہ اورنگ زیب کا باغی بن گیا تھا۔ اور ظاہر ہے کہ بادشاہ یا راجہ جس کو باغی سمجھتے ہیں تو پھر اس کو جڑ سے اکھیڑ دینے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھتے۔ اب آج کے اس دور میں تاریخ سے ناواقف اور متعصب ہندو اورنگ زیب کے خلاف ٹکر لینے کی وجہ سے بے شک شیواجی کو ہندوؤں کا ہیرو تسلیم کریں اور ان پر اورنگ زیب کے مظالم سنا سنا کر آج کے معصوم مسلمانوں کو ترچھی نظر سے دیکھیں لیکن ہمیں یہ کہنے میں کوئی باک نہیں ہے کہ شیواجی ہندو ہونے کی وجہ سے اورنگ زیب کے مخالف نہیں تھے بلکہ جب انہوں نے دربار عالمگیری میں اپنا ذاتی مفاد پورا ہوتے نہ دیکھا تو انہوں نے مخالفت و بغاوت شروع کر دی تھی۔

ہم نے سابقہ گفتگو میں ''دارا سنگھ کے ہندوتو'' کا ذکر کر کے بتایا تھا کہ دارا سنگھ جیسے نوجوان تو دراصل مہرہ ہیں اُن کے پیچھے اصل سازش جن کی ہے انہیں سامنے لانا چاہئے یا جس لٹریچر کو مذہبی بتا کر انہیں مشتعل کیا جاتا ہے جب تک اس کو بے نقاب کر کے اس کا قلع قمع نہیں کیا جاتا ایسے ہزاروں دارا سنگھ ہر قوم میں پیدا ہو کر ملک و قوم کیلئے ناسور بنتے رہیں گے۔ پھر ایک دن وہ بھی آئے گا کہ بندوق کی یہ گولیاں اصل سازشیوں کی طرف چلیں گی تب وہ بے چین و لاچار تو ضرور ہوں گے لیکن خود سے پہاڑ جیسی اس مصیبت اور المناک اذیت کو دور نہ کر سکیں گے۔ ہمیں اس تعلق میں پاکستان کے موجودہ حال سے سبق سیکھنا چاہئے جہاں آج شیعہ سنی فساد زوروں پر ہے اور اب وہ لیڈر بھی موت کے گھاٹ اُتارے جا رہے ہیں جو ان فسادات کے بانی تھے چنانچہ گزشتہ دنوں پاکستان کی ''کالعدم سپاہ صحابہ'' کے لیڈر مولانا اعظم طارق کو نامعلوم شیعہ انتہا پسندوں نے موت کے گھاٹ اُتار دیا۔ جی ہاں یہی وہ مولانا اعظم طارق تھے جو ضیاء الحق کی حکومت کی پیداوار تھے امریکہ کے دباؤ میں آ کر مشرف نے جن مسلم تنظیموں پر پابندی لگائی تھی ان میں مولانا اعظم طارق کی سپاہ صحابہ بھی تھی چنانچہ مولانا صاحب کو زندہ و مردہ پکڑنے والے کیلئے انعام تھا انہیں پکڑ کر جیل بھیج دیا گیا۔ لیکن خدا جانے کس طرح مصلحتوں کا پانسہ پلٹ گیا اور مشرف حکومت نے مولانا اعظم طارق جیسے مجرم کو انتخاب میں کھڑا ہونے کی اجازت دے دی اور یہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ہائی جیک کر کے پاکستان کی قومی اسمبلی کا رکن بن گیا۔ بڑی عجیب بات ہے جس مجرم کو اعزاز دے کر مشرف حکومت اس سے اور اس کی فدائی فوج سے خود کو محفوظ سمجھ بیٹھی تھی بالآخر وہی موت کے منہ میں چلا گیا۔ اعظم طارق شیعہ لیڈروں اور کئی معصوموں کا قاتل تھا اس کے ایماء پر شیعوں کے کئی مقدس مقامات کی توہین کی گئی تھی۔

اگر ہم نے پاکستان کی اس حالت سے سبق نہ سیکھا تو یہی حال ہندوستان میں بھی ہونے والا ہے دراسنگھ جیسے انتہا پسندوں کی بندوقیں جو آج غیروں کو نشانہ بنا رہی ہیں کل وہی بندوقیں اپنے مفادات کی تکمیل نہ دیکھ کر اپنوں پر بھی اُٹھ سکتی ہیں۔ ہمارے ہاں بھی خود کو محفوظ کرنے کی خاطر مجرموں کو قومی اسمبلیوں اور صوبائی اسمبلیوں میں پہنچانے کا رواج ہے۔ ہمارے ہاں بھی معصوم عوام کے مذہبی جذبات کو ہائی جیک کرنے کا رواج بڑھتا جا رہا ہے۔ ہمارے ہاں بھی ہر مذہب کے انتہا پسند لیڈروں کو محض اس لئے آگے لایا جا رہا ہے کہ وہ اپنے طبقہ و مسلک کے عوام پر اپنی گرفت مضبوط رکھتے ہیں۔ ہمارے ہاں بھی تو ووٹوں کی سیاست میں کمزوروں اقلیتوں اور پچھڑوں کو اس لئے نظر انداز کیا جا رہا ہے کہ ان کی تعداد قابل ذکر نہیں یوپی اور آسام میں جن مسلمانوں کے ووٹ قابل قدر ہیں انہی مسلمانوں کے ووٹ ہریانہ جیسے علاقہ میں کسی بھی پارٹی کو قابل قبول نہیں۔

ہم آج کی اس گفتگو میں ان لوگوں کی طرف اشارہ کرنا چاہتے ہیں جو ان انتہا پسندوں کے دماغوں کو مستقل تربیت دے کر ظلم و سفاکی کیلئے تیار کرتے ہیں۔

تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ ہندو انتہا پسندی مسلم دور بادشاہت سے ہی نہیں بلکہ کئی ہزار سال پہلے سے جاری ہے اور ہندوؤں میں بعض ایسا طبقہ ہمیشہ رہا ہے جو چاہتا ہے کہ کسی طرح ملک میں ویدوں کی حکومت قائم کر دی جائے اور شاستروں کا رواج شروع ہو جائے اور منوسمرتی کے قوانین کا نفاذ ہو جائے۔ مسلمانوں کی ایک ہزار سالہ حکومت میں یہ نشانہ بہت حد تک پیچھے چلا گیا۔ دلتوں کو اور پچھڑے طبقہ کے لوگوں کو ان کے حقوق ملے اور ان میں سے بہت سے لوگ مسلمانوں، صوفیوں اور مبلغین کی بدولت قرآن کے منصفانہ نظام کے ساتھ منسلک ہو گئے۔ اور پھر آیا انگریزوں کا زمانہ، اس دور میں چونکہ تبلیغ کی اور تحریر و تقریر کی مکمل آزادی تھی لہٰذا ہر مذہب کے پیروکار میدان کارزار میں اُترے عیسائی پادریوں نے اسلام کے خلاف دل کھول کر لکھا اور اس کے عوض میں ہندوؤں نے بھی اپنے مذہب کی تبلیغ کی آریہ سماج جیسی تنظیموں نے پھر سے ویدوں کی حکومت کے پرانے خیال کو زندہ کیا۔ مسلمانوں میں بھی بعض تنظیمیں سامنے آئیں اور انہوں نے قرآن مجید کے اصولوں کو دنیا میں پھیلانے کی سعی کی۔

ہندوؤں کے انتہا پسند طبقہ کی طرف سے مسلمانوں کو شروع سے شودر سمجھا گیا اور گزشتہ مسلم بادشاہوں کے متعلق مسخ شدہ بعض تاریخی واقعات نے اس کیلئے مزید کھاد کا کام دیا۔ بعد ازاں 1906 میں جب مسلم لیگ وجود میں آئی تو پھر آہستہ آہستہ ہندو مسلم خلیج پھر سے وسیع ہونی شروع ہو گئی۔ ایسے بیانات آنے شروع ہو گئے جو دونوں قوموں کیلئے زہر آلود تھے اور مذہب کی آڑ میں ایسی سازش رچی گئی نہایت گھناؤنی تھی۔ باقی انشاء اللہ آئندہ گفتگو میں۔ (منیر احمد خادم)

معذرت بعض انتظامی مجبوریوں کی وجہ سے یہ شمارہ ڈبل کر کے شائع کیا جا رہا ہے اس کیلئے ادارہ معذرت خواہ ہے۔ (ادارہ)

روزوں کے متعلق بعض مسائل اور ان کے جوابات

ارشادات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بیمار اور مسافر روزہ نہ رکھے:

بیمار اور مسافر کے روزہ رکھنے کا ذکر تھا۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شیخ ابن عربی کا قول ہے کہ اگر کوئی بیمار یا مسافر روزہ کے دنوں میں روزہ رکھ لے تو پھر اسے صحت پانے پر ماہ رمضان کے گزرنے کے بعد روزہ رکھنا فرض ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ:۔ جو تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں ہو وہ ماہ رمضان کے بعد کے دنوں میں روزے رکھے۔ (سورۃ البقرہ ۲:۱۸۵)

اس میں خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ جو مریض یا مسافر اپنی ضد سے یا اپنے دل کی خواہش کو پورا کرنے کیلئے انہیں ایام میں روزے رکھے تو پھر بعد میں رکھنے کی اس کو ضرورت نہیں۔ خدا تعالیٰ کا صریح حکم یہ ہے کہ وہ بعد میں روزے رکھے بعد کے روزے اس پر بہر حال فرض ہیں درمیان کے روزے اگر وہ رکھے تو یہ امر زائد ہے اور اس کے دل کی خواہش ہے اس سے خدا تعالیٰ کا وہ حکم جو بعد میں رکھنے کے متعلق ہے ٹل نہیں سکتا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ:۔

جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ رمضان میں روزہ رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے صاف فرمادیا ہے کہ مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ مرض سے صحت پانے اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزے رکھے۔ خدا تعالیٰ کے اس حکم پر عمل کرنا چاہئے کیونکہ نجات فضل سے ہے نہ کہ اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصلکر سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا بلکہ حکم عام ہے اور اس پر عمل کرنا چاہئے۔ مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے تو ان پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا۔

مسافر اور مریض فدیہ دے سکتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے شریعت کی بناء آسانی پر رکھی ہے۔ جو مسافر اور مریض صاحب مقدرت ہوں ان کو چاہئے کہ روزہ کی بجائے فدیہ دیں۔ فدیہ یہ ہے کہ ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے۔

(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۴۳۰۔۴۳۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجلس میں ایک دوست تشریف فرما تھے ان سے آپ نے یوں گفتگو فرمائی۔

حضرت اقدسؑ (بابا چٹو کو خطاب کرکے) آپ تو مسافر ہیں روزہ تو نہیں رکھا ہوگا؟

بابا چٹو: نہیں مجھے تو روزہ ہے۔ میں نے رکھ لیا ہے۔

حضرت اقدسؑ: اصل بات یہ ہے کہ قرآن شریف کی رخصتوں پر عمل کرنا بھی تقویٰ ہے۔ خدا تعالیٰ نے مسافر اور بیمار کو دوسرے وقت رکھنے کی اجازت اور رخصت دی ہے اس لئے اس حکم پر بھی تو عمل رکھنا چاہئے۔ میں نے پڑھا ہے کہ اکثر اکابر اس طرف گئے ہیں کہ اگر کوئی حالت سفر یا بیماری میں روزہ رکھتا ہے تو یہ معصیت ہے کیونکہ غرض تو اللہ کی رضا ہے نہ اپنی مرضی اور خدا تعالیٰ کی رضا فرمانبرداری میں ہے۔ جو حکم وہ دے اس کی اطاعت کی جاوے اور اپنی طرف سے اس پر حاشیہ نہ چڑھایا جاوے۔ اس نے تو یہی حکم دیا ہے من کان منکم مریضاً او علیٰ سفر فعدۃ من ایام اخر۔ (سورۃ البقرہ ۲:۱۸۵)

اس میں کوئی قید اور نہیں لگائی کہ ایسا سفر ہو یا ایسی بیماری ہو میں سفر کی حالت میں روزہ نہیں رکھتا اور ایسا ہی بیماری کی حالت میں چنانچہ آج بھی میری طبیعت اچھی نہیں اور میں نے روزہ نہیں رکھا چلنے پھرنے سے بیماری میں کچھ کمی ہوتی ہے اس لئے باہر جاؤں گا کیا آپ بھی چلیں گے؟

بابا چٹو: نہیں میں تو نہیں جاسکتا آپ ہو آئیں۔ یہ حکم تو بے شک ہے مگر سفر میں کوئی تکلیف نہیں پھر کیوں نہ روزہ رکھا جاوے۔

حضرت اقدسؑ: یہ تو آپ کی اپنی رائے ہے قرآن شریف نے تو تکلیف یا عدم تکلیف کا کوئی ذکر نہیں فرمایا۔ اب آپ بوڑھے ہوگئے ہیں زندگی کا اعتبار کچھ نہیں۔ انسان کو وہ راہ اختیار کرنی چاہئے جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہو جاوے اور صراط مستقیم مل جاوے۔ (ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۷۲۔۷۳)

روزہ کے متعلق چند سوال وجواب

ایک شخص کا سوال حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیش ہوا کہ روزہ دار کو آئینہ دیکھنا جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا: جائز ہے۔

اسی شخص کا ایک اور سوال پیش ہوا کہ حالت روزہ میں سر کو یا داڑھی کو تیل لگانا جائز ہے یا نہیں؟

فرمایا۔ جائز ہے۔

اسی شخص کا ایک اور سوال پیش ہوا کہ روزہ دار کی آنکھ بیمار ہو تو اس میں دوائی ڈالنی جائز ہے یا نہیں۔ فرمایا یہ سوال ہی غلط ہے بیمار کے واسطے روزہ رکھنے کا حکم نہیں۔

اسی شخص کا یہ سوال پیش ہوا کہ جو شخص روزہ رکھنے کے قابل نہ ہو اس کے عوض مسکین کو کھانا کھلانا چاہیئے اس کھانے کی رقم قادیان کے یتیم فنڈ میں بھیجنا جائز ہے یا نہیں؟

فرمایا: ایک ہی بات ہے خواہ اپنے شہر میں کسی مسکین کو کھلائے یا یتیم اور مسکین فنڈ میں بھیج دے۔

(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۱۷۱)

سوال پیش ہوا کہ روزہ دار کو خوشبو لگانا جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا: جائز ہے۔

سوال پیش ہوا کہ روزہ دار آنکھوں میں سرمہ ڈالے؟ فرمایا: مکروہ ہے اور ایسی ضرورت ہی کیا ہے کہ دن کے وقت سرمہ لگائے۔ رات کو سرمہ لگا سکتا ہے۔ (ملفوظات۔ جلد ۹ صفحہ ۱۷۲)

خط سے سوال پیش ہوا کہ میں بوقت سحر بماہ رمضان اندر بیٹھا ہوا بے خبری سے کھاتا پیتا رہا۔ جب باہر نکل کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ سفیدی ظاہر ہو گئی ہے۔ کیا وہ روزہ میرے اوپر رکھنا لازم ہے یا نہیں؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

بے خبری میں کھایا پیا تو اس پر روزہ کے بدلے میں دوسرا روزہ لازم نہیں آتا۔

پھر سوال پیش ہوا کہ کتب علیکم الصیام (سورۃ البقرہ ۱۸۴) سے فرضی روزے مراد ہیں یا اور روزے مراد ہیں؟

فرمایا: کتب سے فرضی روزے مراد ہیں۔ (ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۱۸۶)

روزہ اور آنحضرت ﷺ کا یوم وصال

ایک شخص کا سوال حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں پیش ہوا کہ آنحضرت ﷺ کے وصال کے دن روزہ رکھنا ضروری ہے کہ نہیں؟ فرمایا: ضروری نہیں ہے۔

روزہ اور محرّم الحرام

اسی شخص کا سوال پیش ہوا کہ محرّم کے پہلے دس دن کا روزہ رکھنا ضروری ہے کہ نہیں؟

فرمایا: ضروری نہیں ہے۔ (ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۲۱۴۔۲۱۵)

روزہ کے متعلق چند اور سوال

بعض اوقات رمضان ایسے موسم میں آتا ہے کہ کاشتکاروں سے جبکہ کام کی کثرت مثل تخم ریزی و درودگی ہوتی ہے ایسے ہی مزدوروں سے جن کا گذارہ مزدوری پر ہے روزہ نہیں رکھا جاتا، ان کی نسبت کیا ارشاد ہے؟

فرمایا: الاعمال بالنیات ۔ یہ لوگ اپنی حالتوں کو مخفی رکھتے ہیں۔ ہر شخص تقویٰ وطہارت سے اپنی حالت سوچ لے۔ اگر کوئی اپنی جگہ مزدوری پر رکھ سکتا ہے تو ایسا کرے ورنہ مریض کے حکم میں ہے۔ پھر جب میسر ہو رکھ لے۔

اور علی الذین یطیقونہ (سورۃ البقرہ ۲:۱۸۵) کی نسبت فرمایا:

کہ ”اس کے معنے یہ ہیں کہ جو طاقت نہیں رکھتے“۔

اور نصف شعبان کی نسبت فرمایا: یہ رسوم حلوا وغیرہ سب بدعات ہیں۔ (ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۳۹۴)

احمدی شعراء کرام متوجہ ہوں

نظارت تعلیم القرآن وقف عارضی ربوہ جماعت احمدیہ عالمگیر کے شعراء اور شاعرات کا منظوم کلام جو قرآن کریم کی عظمت پر مشتمل ہو، احباب کے فائدہ کے لئے کتابی شکل میں شائع کروانا چاہتی ہے۔ ایسے شعراء اپنا شائع شدہ وغیر شائع شدہ منظوم کلام نظارت ہذا کو قادیان بھجوادیں۔ یہاں سے ربوہ بھجوادیا جائے گا۔ ایسے شعراء جو وفات پاچکے ہیں ان کے لواحقین سے بھی درخواست ہے کہ وہ قرآن کریم سے متعلق اپنے بزرگوں کا منظوم کلام ہم تک پہنچا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ایڈیشنل نظارت اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی قادیان)

خطبہ جمعہ

امانت کا مفہوم بہت وسیع ہے۔ ہر پہلو سے اس کی ادائیگی ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے حقداروں کے سپرد کرو

امانت کے مضمون کو جس قدر سمجھیں گے اسی قدر تقویٰ کے اعلیٰ معیار قائم ہوں گے

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ ۸/اگست ۲۰۰۳ء مطابق ۸/ظہور ۱۳۸۲ ہجری شمسی بمقام اسلام آباد۔ٹلفورڈ (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلک يوم الدين – إياک نعبد و إياک نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰى اَهْلِهَا. وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ. اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ. اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا﴾

(سورة النساء:۵۹)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یقیناً اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے حقداروں کے سپرد کیا کرو اور جب تم لوگوں کے درمیان حکومت کرو تو انصاف کے ساتھ حکومت کرو۔ یقیناً بہت ہی عمدہ ہے جو اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت سننے والا (اور) گہری نظر رکھنے والا ہے۔

علامہ فخر الدین رازیؔ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں مومنوں کو تمام امور میں امانتوں کو ادا کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ خواہ وہ امور مذہب کے معاملات میں ہوں یا دنیوی امور اور معاملات کے بارہ میں۔ اُن کے نزدیک انسان کا معاملہ یا تو اپنے رب کے ساتھ ہوتا ہے یا بنی نوع انسان کے ساتھ یا اپنے نفس کے ساتھ اور ان تینوں اقسام میں امانت کے حق کی رعایت رکھنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

آپ اس کی مزید تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جہاں تک اللہ تعالیٰ کے معاملات میں امانت کی رعایت کرنے کا تعلق ہے تو اس کا تعلق ان افعال کے ساتھ ہے جن کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ یا جن افعال کے کرنے سے منع کیا گیا ہے ان کو ترک کرنے کے ساتھ۔ پھر کہتے ہیں کہ جہاں تک زبان کی امانت کا تعلق ہے اس سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنی زبان کو کذب بیانی، غیبت، چغل خوری، نافرمانی، بدعت اور فحش کے لئے نہ استعمال کرے۔ اور آنکھ کی امانت یہ ہے کہ انسان آنکھ کو حرام کی طرف دیکھنے میں استعمال نہ کرے اور کانوں کی امانت یہ ہے کہ انسان ان کو بیہودہ کلامی اور ایسی باتوں کے سننے میں استعمال نہ کرے جن سے منع کیا گیا ہے۔ نیز فحش کلامی اور جھوٹی باتوں کے سننے سے پرہیز کرے۔

پھر دوسری بات لکھتے ہیں کہ:

جہاں تک امانت کا تمام مخلوقات کو ادا کرنے کا تعلق ہے اس میں ماپ تول میں کمی کو ترک کرنا، اور یہ کہ لوگوں میں ان کے عیوب نہ پھیلائے جائیں اور امراء اپنی رعیت کے ساتھ عدل سے فیصلے کریں۔ عوام الناس کے ساتھ علماء کے عدل سے مراد یہ ہے کہ وہ عوام کو باطل تعصبات پر نہ ابھاریں بلکہ وہ ایسے اعتقادات اور اعمال کے بارہ میں ان کی ایسی رہنمائی کریں جو ان کی دنیا اور آخرت میں ان کے لئے نفع رساں ہوں......

اب آج کل کے علماء ہماری بات تو نہیں سنتے۔ علامہ فخر الدین رازیؔ کی اس بات پہ ہی غور کریں اور اس پر عمل کریں تو دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔

پھر تیسری بات لکھتے ہیں کہ جہاں تک امانت کا تعلق انسان کے اپنے نفس کے بارہ میں ہے تو وہ یہ ہے کہ انسان اپنے لئے صرف وہی پسند کرے جو زیادہ نفع رساں اور زیادہ مناسب ہو اس کے دین کے لئے اور دنیا کے لئے۔ اور یہ کہ وہ اپنی خواہشات کا تابع ہو کر یا غضبناک ہو کر کوئی ایسا فعل نہ کرے جو اس کو آخرت میں تکلیف پہنچائے۔ اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور اُس سے اُس کی رعیت کے بارہ میں دریافت کیا جائے گا۔ ارشادِ الٰہی ﴿يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰى اَهْلِهَا﴾ میں یہ سب باتیں داخل ہیں۔ (تفسیر کبیر رازیؔ)

اب اگر ہم دیکھیں تو یہ جو تین صورتیں بیان کی گئی ہیں ہر انسان کے معاملات میں تقریباً ان صورتوں کے گرد ہی اس کی زندگی گھوم رہی ہے۔ لیکن اس آیت کے آخر پر جو بات بیان ہوئی ہے اس کی مَیں پہلے وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس آیت کے آخر پر فرماتا ہے کہ جو مَیں تمہیں حکم دے رہا ہوں وہ انتہائی بنیادی حکم ہے۔ اگر تم اس پر عمل کرتے رہے تو کامیابیاں تمہاری ہیں۔ ساتھ یہ بھی بتا دیا کہ جب خدا تعالیٰ تمہیں کسی بات کا حکم دیتا ہے تو حکم کر کے چھوڑ نہیں دیتا بلکہ تم پر گہری نظر رکھنے والا بھی ہے کہیں اس کے احکام کی ادائیگی میں تم خیانت تو نہیں کر رہے۔ اگر خیانت کر رہے ہو تو اس کے جو منطقی نتائج سامنے آنے چاہئیں جو نکلنے چاہئیں وہ تو نکلیں گے اور ساتھ ہی جو امانت تمہارے سپرد کی گئی ہے وہ بھی تم سے واپس لے لی جائے گی۔ تم خدمت سے محروم کر دئے جاؤ گے۔ ایک اعزاز تمہیں ملا تھا وہ تم سے چھین لیا جائے گا کیونکہ جن کے تم نگران بنائے گئے ہو ان کی دعاؤں کو اگر وہ نیک اور متقی ہیں اللہ تعالیٰ سنتا ہے اور اپنی مخلوق پر ظلم اور زیادتی کی تمہیں اجازت نہیں دے گا۔ تو جیسے کہ پہلے مَیں نے بیان کیا ہے کہ وہ نصیحت ہے کیا جس پر تم نے کاربند ہونا ہے۔ وہ باتیں، وہ حکم ہے کیا جن پر ہم نے عمل درآمد کرنا ہے۔ تو پہلی بات تو یہ ہے کہ امانتیں ان کے حقداروں کے سپرد کرو۔ اب وہ کونسی امانتیں ہیں جو ہمارے پاس خدا تعالیٰ نے رکھی ہیں اور ہمیں حکم ہے کہ ان کے سپرد کرو جو کہ صحیح حق دار ہیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حکومت وقت کی اطاعت کی جائے۔ یہی رعایا کی لوگوں کی طرف سے ادائے امانت ہے اور پھر حکام کی طرف سے، افسران کی طرف سے امانت کا ادا کرنا، اپنی رعایا کی، اپنے شہریوں کی حفاظت کرنا، ان کے حقوق کا خیال رکھنا، حکام اور افسران کی طرف سے امانت کی صحیح ادائیگی ہے۔

ہمارے نظام جماعت میں عہدیداروں کا نظام مختلف سطحوں پر ہے۔ اس زمانے میں ہر احمدی جہاں، جس ملک میں رہتا ہے اس ملک میں دنیاوی سطح پر امانتیں اہل لوگوں کے سپرد کرنے کی کوشش کرتا ہے، ان تک پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔ اور اس کا فرض ہے کہ اپنے اس فرض کی صحیح ادائیگی کرے اور حق دار لوگوں تک اس امانت کو پہنچائے وہاں نظام جماعت بھی ہر احمدی سے خواہ عہدیدار ہو یا عام احمدی اس سے یہی توقع رکھتا ہے کہ وہ اپنی امانتوں کی صحیح ادائیگی کرے۔ اب سب سے پہلے تو افراد جماعت ہیں جو نظام جماعت چلانے کے لئے عہدیدار منتخب کرتے ہیں۔ ان کا کیا فرض ہے، انہوں نے کس طرح جماعت کی اس امانت کو جو ان کے سپرد کی گئی ہے صحیح حقداروں تک پہنچانا ہے۔ تو اس کے لئے جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں انتخابات سے پہلے قواعد بھی پڑھ کر سنائے جاتے ہیں، عموماً یہ جماعتی روایت ہے۔ دعا کر کے اپنے ووٹ کے صحیح استعمال کی کوشش کی جاتی ہے اور پھر آپ کس کو ووٹ دیتے ہیں یا کم از کم یہی ایک متقی کی کوشش ہونی چاہئے کہ اس کو ووٹ دیا جائے جو آپ کے نزدیک سب سے زیادہ اللہ کا خوف رکھنے والا ہے۔ جس عہدے کے لئے منتخب ہو رہا ہے اس کا کچھ نہ کچھ علم بھی اس کو ہو۔ پھر جماعت کے کاموں کے لئے وقت بھی دے سکتا ہو۔ جس حد تک اس کی طاقت میں ہے وقت کی قربانی بھی دے سکتا ہو۔ پھر صرف اس لئے کسی کو عہدیدار نہ بنائیں کہ وہ آپ کا عزیز ہے یا دوست ہے۔ اور اتنا مصروف ہے کہ

جماعتی کاموں کے لئے وقت نکالنا مشکل ہے۔لیکن عزیز اور دوست ہونے کی وجہ سے اس کو عہدیدار بنانے کی کوشش کی جائے تو یہ ہے امانت کے حقدار کو امانت کو صحیح طرح نہ پہنچانا۔اس نیت سے جب انتخابات ہوں گے کہ صحیح حقدار کو یہ امانت پہنچائی جائے تو اس میں برکت بھی پڑے گی، انشاء اللہ۔اور اللہ سے مدد مانگنے والے، نہ کہ اپنے اوپر ناز کرنے والے، اپنے آپ کو کسی قابل سمجھنے والے عہدیدار اوپر آئیں گے۔اور جن کے ہر کام میں عاجزی ظاہر ہوتی ہوگی اور یہی لوگ آپ کے حقوق کا صحیح خیال رکھنے والے بھی ہوں گے۔اور نظام جماعت کو صحیح نہج پر چلانے والے بھی ہوں گے۔بعض دفعہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں عہدیدار بناؤ۔ان کے بارہ میں یہ حدیث ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح اوّل نے حقائق الفرقان میں Quote کی ہے کہ حضرت نبی کریمؐ کے روبرو دو شخص آئے کہ ہمیں کام سپرد کیجئے، ہم اس کے اہل ہیں۔فرمایا: جن کو ہم حکم فرمادیں، خدا اُن کی مدد کرتا ہے۔جو خود کام کو اپنے سر پر لے، اس کی مدد نہیں ہوتی۔پس تم عہدے اپنے لئے خود نہ مانگو۔‘‘(حقائق الفرقان جلد نمبر ۱ صفحہ ۳۰)

پھر عہدیداران ہیں ان کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے بلکہ جماعت کا ہر کارکن یہ بات یاد رکھے کہ اگر کسی دفتر میں کسی عہدیدار کے پاس کوئی معاملہ آتا ہے یا کسی کارکن کے علم میں کوئی معاملہ آتا ہے چاہے وہ ان کی نظر میں انتہائی چھوٹے سے چھوٹا معاملہ ہو۔وہ اس کے پاس امانت ہے اور اس کو حق نہیں پہنچتا کہ اس سے آگے یہ معاملہ لوگوں تک پہنچے۔ایک راز ہے، ایک امانت ہے، پھر کسی کی کمزوریوں کو اچھالنا تو ویسے بھی ناپسندیدہ فعل ہے اور منع ہے بڑی سختی سے منع ہے۔اور بعض دفعہ تو یہ ہوتا ہے کہ کسی بات کا وجود ہی نہیں ہوتا اور وہ بات بازار میں گردش کر رہی ہوتی ہے۔اور جب تحقیق کرو تو پتہ چلتا ہے کہ فلاں کارکن نے فلاں سے بالکل اور رنگ میں کوئی بات کی تو جو کم از کم نہیں تو سو سے ضرب کھا کر باہر گردش کر رہی ہوتی ہے۔تو جس کے متعلق بات کی جاتی ہے جب اس تک یہ بات پہنچتی ہے تو طبعی طور پر اس کے لئے تکلیف کا باعث ہوتی ہے۔اول تو بات اس طرح ہوتی نہیں اور اگر ہے بھی تو تمہیں کسی کی عزت اچھالنے کا کس نے اختیار دیا ہے۔

پھر مشورے ہیں اگر کوئی کسی عہدیدار سے یا کسی بھی شخص سے مشورہ کرتا ہے تو یہ بالکل ذاتی چیز ہے، ایک امانت ہے۔تمہارے پاس ایک شخص مشورہ کے لئے آیا، تم نے اپنی عقل کے مطابق اسے مشورہ دیا تو تم نے امانت لوٹانے کا حق ادا کر دیا۔اب تمہارا کوئی حق نہیں بنتا کہ اس مشورہ لینے والے کی بات آگے کسی اور سے کرو۔اور اگر کرو گے تو یہ خیانت کے زمرے میں آجائے گی۔عہدیداران کو بھی، کارکنان کو بھی اس حدیث کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہئے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جب امانتیں ضائع ہونے لگیں تو قیامت کا انتظار کرنا۔سائل نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان کے ضائع ہونے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: جب نااہل لوگوں کو حکمران بنایا جائے تو قیامت کا انتظار کرنا۔(بخاری۔کتاب الرقاق۔باب رفع الامانۃ)

پھر طبرانی کبیر میں یہ روایت آئی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جس میں امانت نہیں، اس میں ایمان نہیں جس کو عہد کا پاس نہ ہو اس میں دین نہیں، اُس ہستی کی قسم جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے کسی بندے کا اُس وقت تک دین درست نہ ہوگا جب تک اُس کی زبان درست نہ ہو۔اور اُس کی زبان درست نہ ہوگی جب تک اُس کا دل درست نہ ہوگا۔اور جو کوئی کسی ناجائز کمائی سے کوئی مال پائے گا اور اُس میں سے خرچ کرے گا تو اُس کو اُس میں برکت نہیں دی جائے گی، اور اگر اُس میں سے خیرات کرے گا تو قبول نہیں ہوگی اور جو اُس میں سے بچ رہے گا وہ اُسے دوزخ کی طرف لے جانے کا موجب ہوگا۔بُری چیز بُری چیز کا کفارہ نہیں بن سکتی ہے، البتہ اچھی چیز اچھی چیز کا کفارہ ہوتی ہے۔

(کنز العمال۔جلد ۲ صفحہ ۱۵۔حیدر آباد)

ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے عہدیداران کو، کارکنان کو کہ عہدہ بھی ایک عہد ہے، خدمت بھی ایک عہد ہے جو خدا اور اس کے بندوں سے ایک کارکن، ایک عہدیدار، اپنے فرائض کی ادائیگی کے لئے کرتا ہے۔اگر ہر عہدیدار یہ سمجھنے لگ جائے کہ نہ صرف قول سے بلکہ دل کی گہرائیوں سے اس بات پر قائم ہو کہ خدمت دین ایک فضل الٰہی ہے۔میری غلط سوچوں سے یہ فضل مجھ سے کہیں چھن نہ جائے تو ہماری ترقی کی رفتار اللہ تعالیٰ کے فضل سے کئی گنا بڑھ سکتی ہے۔ہم سب کے لئے لمحہ فکریہ ہے، ایک سوچنے کا مقام ہے کہ امانت ایمان کا حصہ ہے، اگر امانت کی صحیح ادائیگی نہیں کر رہے، اگر اپنے عہد پر صحیح طرح کاربند نہیں، جو حدود تمہارے لئے متعین کی گئی ہیں ان میں رہ کر خدمت انجام نہیں دے رہے تو اس حدیث کی رُو سے ایسے شخص میں دین ہی نہیں اور دین کو درست کرنے کے لئے اپنی زبان کو درست کرنا ہوگا۔اور فرمایا کہ زبان اس وقت تک درست نہ ہوگی جب تک دل درست نہ ہوگا۔اور پھر ایک کڑی سے دوسری کڑی ملتی چلی جائے گی۔تو حسین معاشرے کو قائم رکھنے کے لئے ان تمام امور کی درستگی ضروری ہے۔

ایک بات اور واضح ہو کہ صرف منہ سے یہ کہہ دینے سے کہ میرا دل درست ہے، کافی نہیں۔ ہر وقت ہم میں سے ہر ایک کے ذہن میں یہ بات رہنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ دلوں کا حال جانتا ہے۔وہ ہماری پاتال تک سے واقف ہے۔وہ سمیع و بصیر ہے اس لئے اپنے تمام قبلے درست کرنے پڑیں گے۔تو خدمت دین کرنے کے مواقع بھی ملتے رہیں گے۔تو یہ تقویٰ کے معیار قائم رہیں گے تو نظام جماعت بھی مضبوط ہوگا اور ہوتا چلا جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ایسے عہدیدار جو پورے تقویٰ کے ساتھ خدمت سرانجام دیتے ہیں اور دے رہے ہیں ان کے لئے ایک حدیث میں جو مَیں پڑھتا ہوں، ایک خوشخبری ہے۔حضرت ابوموسیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ مسلمان جو مسلمانوں کے اموال کا نگران مقرر ہوا اگر وہ امین اور دیانتدار ہے اور جو اسے حکم دیا جاتا ہے اسے صحیح صحیح نافذ کرتا ہے اور جسے کچھ دینے کا حکم دیا جاتا ہے اسے پوری بشاشت اور خوش دلی کے ساتھ اس کا حق سمجھتے ہوئے دیتا ہے تو ایسا شخص بھی عملاً صدقہ دینے والے کی طرح صدقہ دینے والا شمار ہوگا۔(مسلم کتاب الزکوٰۃ)

تو دیکھیں نیکی سے کس طرح نیکیاں نکلتی چلی جارہی ہیں۔خدا کی جماعت کی خدمت کا موقع بھی ملا، خدا کی مخلوق کی خدمت کا موقع بھی ملا، حکم کی پابندی کرکے، امانت کی ادائیگی کرکے، صدقے کا ثواب بھی کمالیا۔بلاؤں سے بھی اپنے آپ کو محفوظ کرلیا۔اور اللہ تعالیٰ کی رضا بھی حاصل ہوگئی۔

پھر مجالس کی امانتیں ہیں۔کسی مجلس میں اگر آپ کو دوست سمجھ کر، اپنا سمجھ کر آپ کے سامنے باتیں کردی جائیں تو ان باتوں کو باہر لوگوں میں کرنا بھی خیانت ہے۔پھر مجالس میں کسی کے عیب دیکھیں، کسی کی کوئی کمزوری دیکھیں تو اس کو باہر پھیلانا کسی طرح بھی مناسب نہیں۔جب کہ کسی اور شخص کو بھی بتانا جس کا اس مجلس سے تعلق نہ ہو یہ بھی خیانت ہے۔ایک بات اور واضح ہو اور ہر وقت ذہن میں رکھنی چاہئے کہ اگر کسی مجلس میں نظام کے خلاف یا نظام کے کسی کارکن کے خلاف باتیں ہو رہی ہوں تو اس کو پہلے تو وہیں بات کرنے والے کو سمجھا کر اس بات کو ختم کردینا زیادہ مناسب ہے اور وہیں اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے۔اگر اصلاح کی کوئی صورت نہ ہو تو پھر بالا افسران تک اطلاع کرنی چاہئے۔لیکن بعض دفعہ بعض کارکن بھی اس میں involve ہو جاتے ہیں۔پتہ نہیں آج کل کے حالات کی وجہ سے مردوں کے اعصاب پر بھی زیادہ اثر ہو جاتا ہے یا مردوں کو بھی بلا سوچے سمجھے عورتوں کی طرح باتیں کرنے کی عادت پڑ گئی ہے۔اس میں بعض اوقات اچھے بھلے سلجھے ہوئے کارکن بھی شامل ہو جاتے ہیں اور ایسی باتیں کر جاتے ہیں جو وہاں بیٹھے ہوئے لوگوں پر منفی اثر ڈال سکتی ہیں اور اس طرح غیر محسوس طور پر ایک کارکن دوسرے کارکن کے متعلق بات کرکے یا ایک عہدیدار دوسرے بالا عہدیدار کے متعلق بات کرکے یا اپنے سے کم عہدیدار کے متعلق بات کرکے، لوگوں کے لئے فتنے کا موجب بن رہا ہوتا ہے۔کمزور طبیعت والے ایسی باتوں کا خواہ وہ چھوٹی باتیں ہی ہوں، برا اثر لیتے ہیں۔اور ایسے کارکنوں کو بھی جو اپنے ساتھی عہدیداران کے متعلق باتیں کرنے کی عادت پڑ جائے تو منافق بھی اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور نظام بھی متاثر ہوتا ہے۔اس لئے تمام کارکنان اور عہدیداران کو جو ایسی باتیں خواہ مذاق کے رنگ میں ہوں کرتے ہیں ان کو اپنے عہدوں اور اپنے مقام کی وجہ سے ایسی باتیں کرنے سے پرہیز کرنا چاہئے۔اور ایسی مجلسوں میں بیٹھنے والوں کے لئے یہاں اجازت ہے۔اب ویسے تو مجلس کی باتیں امانت ہیں باہر نہیں نکلنی چاہئیں لیکن اگر نظام کے خلاف باتیں ہو رہی ہوں تو یہاں اجازت ہے کہ چاہے وہ اگر نظام کے متعلق ہے یا نظام کے کسی عہدیدار کے متعلق ہیں اور اس سے یہ تأثر پیدا ہو رہا ہے کہ اس میں کئی اعتراض کے پہلو ابھر سکتے ہیں، نکل سکتے ہیں تو اس کو افسران بالا تک پہنچانا چاہئے۔اور ایک حدیث میں اس کی اس طرح اجازت ہے کہ حضرت جابرؓ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجالس کی گفتگو امانت ہے سوائے تین مجالس کے۔ایسی مجلس جہاں ناحق خون بہانے والوں کے باہمی مشورہ کی مجلس ہو۔پھر وہ مجلس جس میں بدکاری کا منصوبہ بنے۔اور پھر وہ مجلس جس میں کسی کا مال ناحق دبانے کا منصوبہ بنایا جائے۔تو جہاں ایسی سازشیں ہو رہی ہوں جس سے کسی کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو، ایسی باتیں سن کر متعلقہ لوگوں تک یا افسران تک پہنچانا یہ امانت ہے۔ان کو نہ پہنچانا خیانت ہو جائے گی۔تو نظام کے متعلق جو باتیں ہیں وہ بھی اسی زمرہ میں آتی ہیں کہ اگر کوئی نظام کے

تبلیغ دین ونشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of all kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta-700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No. : 9610-606266

خلاف بات کر رہا ہو اور بالا افسران تک نہ پہنچائیں۔ پھر بعض دفعہ عہدیداران کے خلاف شکایات پیدا ہوتی ہیں تو بعض اوقات یہ صرف غلط فہمی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ یا بعض دفعہ کسی نے اپنے ذاتی بغض کی وجہ سے کسی عہدیدار کے ساتھ ہے اپنے ماحول میں بھی لوگ اس عہدیدار کے خلاف باتیں کر کے لوگوں کو اس کے خلاف کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں بھی آپ کو چاہئے کہ امانتیں ان کے صحیح حقداروں تک پہنچائیں۔ یعنی باتیں بالا افسران تک، عہدیداران تک، نظام تک پہنچائیں۔ لیکن تب بھی یہ کوئی حق نہیں پہنچتا بہر حال کہ اِدھر اُدھر بیٹھ کر باتیں کی جائیں۔ بلکہ جس کے خلاف بات ہو رہی ہے مناسب تو یہی ہے کہ اگر آپ کی اس عہدیدار تک پہنچ ہے تو اس تک بات پہنچائی جائے کہ تمہارے خلاف یہ باتیں سننے میں آ رہی ہیں۔ اگر صحیح ہیں تو اصلاح کر لو اور اگر غلط ہے تو جو بھی صفائی کا طریقہ اختیار کرنا چاہتے ہو کرو۔ پھر کسی کی پیٹھ پیچھے باتیں کرنے والوں کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ وہ باتیں صحیح ہیں یا غلط یہ غیبت یا جھوٹ کے زمرے میں آتی ہیں۔ اور غیبت کرنے والوں کو اس حدیث کو یاد رکھنا چاہئے کہ اگلے جہان میں ان کے ناخن تانبے کے ہو جائیں گے جس سے وہ اپنے چہرے اور سینے کا گوشت نوچ رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے محفوظ رکھے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

”ہم اُسی وقت سچے بندے ٹھہر سکتے ہیں کہ جو خداوند منعم نے ہمیں دیا ہے ہم اُس کو واپس دیں یا واپس دینے کے لئے تیار ہو جائیں۔ ہماری جان اُس کی امانت ہے اور وہ فرماتا ہے ﴿تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤی اَھْلِھَا﴾۔“

(تفسیر فرمودہ حضرت مسیح موعودؑ جلد دوم صفحہ ۲۴۵، جدید ایڈیشن۔ مطبوعہ ربوہ)

آپؑ مزید فرماتے ہیں: ”امانتوں کو ان کے حقداروں کو واپس دے دیا کرو۔ خدا خیانت کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا“۔

پھر آپ نے فرمایا:

”مومن وہ ہیں جو اپنی امانتوں اور عہدوں کی رعایت رکھتے ہیں یعنی ادائے امانت اور ایفائے عہد کے بارہ میں کوئی دقیقہ تقویٰ اور احتیاط کا باقی نہیں چھوڑتے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ انسان کا نفس اور اس کے تمام قویٰ اور آنکھ کی بینائی اور کانوں کی شنوائی اور زبان کی گویائی اور ہاتھوں اور پیروں کی قوت یہ سب خدا تعالیٰ کی امانتیں ہیں جو اس نے ہمیں دی ہیں اور جس وقت چاہے اپنی امانت کو واپس لے سکتا ہے۔ پس ان تمام امانتوں کی رعایت رکھنا یہ ہے کہ باریک در باریک تقویٰ کی پابندی سے خدا تعالیٰ کی خدمت میں نفس اور اس کے تمام قویٰ اور جسم اور اس کے تمام قویٰ اور جوارح سے لگایا جائے اس طرح پر کہ گویا یہ تمام چیزیں اس کی نہیں بلکہ خدا کی ہو جائیں۔ اور اُس کی مرضی اس کی نہیں بلکہ خدا کی مرضی کے موافق ان تمام قویٰ اور اعضاء کا حرکت اور سکون ہو۔ اور اس کا ارادہ کچھ بھی نہ رہے بلکہ خدا کا ارادہ اس میں کام کرے اور خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں اس کا نفس ایسا ہو جیسا کہ مردہ زندہ کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ اور یہ خودرائی سے بے دخل ہو (یعنی اپنا وجود ہی نہ ہو)۔ اور خدا تعالیٰ کا پورا تصرف اس کے وجود پر ہو جائے۔ یہاں تک کہ اُسی سے دیکھے اور اُسی سے سنے اور اُسی سے بولے اور اسی سے حرکت یا سکون کرے۔ اور نفس کی دقیق در دقیق آلائشیں جو کسی خوردبین سے بھی نظر نہیں آسکتیں دور ہو کر فقط روح رہ جائے۔ غرض مہیمنت خدا کی اس کا احاطہ کر لے۔ (یعنی انسان خدا تعالیٰ کے مکمل طور پر قبضہ میں ہو)۔ اور اپنے وجود سے اس کو کھو دے اور اس کی حکومت اپنے وجود پر کچھ نہ رہے اور سب حکومت خدا کی ہو جائے۔ اور انسانی جوش سب مفقود ہو جائیں۔ اور تمام آرزوئیں اور تمام ارادے اور تمام خواہشیں خدا میں ہو جائیں۔ اور نفس امارہ کی تمام عمارتیں منہدم کر کے خاک میں ملا دی جائیں۔ اور ایک ایسا پاک محل تقدس اور تطہر کا دل میں دل میں تیار کیا جاوے جس میں حضرت عزت نازل ہو سکیں اور اس کی روح اس میں آباد ہو سکے۔ اس قدر تکمیل کے بعد کہا جائے گا کہ وہ امانتیں جو منعم حقیقی نے انسان کو دی تھیں وہ واپس کی گئیں تب ایسے شخص کو یہ آیت صادق آئے گی ﴿وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِاَمٰنٰتِھِمْ وَعَھْدِھِمْ رَاعُوْنَ﴾“۔

پھر آپ فرماتے ہیں:

”انسان کی پیدائش میں دو قسم کے حسن ہیں۔ ایک حسن معاملہ اور وہ یہ کہ انسان خدا تعالیٰ کی تمام امانتوں اور عہد کے ادا کرنے میں یہ رعایت رکھے کہ کوئی عمل حتی الوسع ان کے متعلق فوت نہ ہو۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ کے کلام میں ”رَاعُوْنَ“ کے لفظ اسی طرف اشارہ کرتا ہے ایسا ہی لازم ہے کہ انسان مخلوق کی امانتوں اور عہد کی نسبت بھی یہی لحاظ رکھے یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد میں تقویٰ سے کام لے جو حسن معاملہ ہے۔ یا یوں کہو کہ روحانی خوبصورتی ہے“۔

آپ مزید فرماتے ہیں:

”خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے۔ چنانچہ ﴿لِبَاسُ التَّقْوٰی﴾ قرآن شریف کا لفظ ہے۔ یہ اسی بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے یعنی ان کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تا بمقدور کاربند ہو جائے“۔

فرمایا: ”امانت سے مراد انسان کامل کے وہ تمام قویٰ اور عقل اور علم اور دل اور جان اور حواس اور خوف اور محبت اور عزت اور وجاہت اور جمیع نعماء روحانی و جسمانی ہیں جو خدا تعالیٰ انسان کامل کو عطا کرتا ہے اور پھر انسان کامل برطبق آیت ﴿اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤی اَھْلِھَا﴾ اس ساری امانت کو جناب الٰہی کو واپس دے دیتا ہے یعنی اُس میں فانی ہو کر اُس کے راہ میں وقف کر دیتا ہے ...... اور یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سیّد، ہمارے مولیٰ، ہمارے ہادی، نبی اُمّی صادق اور مصدوق محمد مصطفیٰ ﷺ میں پائی جاتی تھی۔“ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۶۱۔۱۶۲)

پس یاد رکھیں کہ امانت کی بہت بڑی اہمیت ہے۔ اور جتنے زیادہ عہدیداران جماعت اور...... میں جا کر امانت کے مطلب کو سمجھنے کی کوشش کریں گے اتنے ہی زیادہ تقویٰ کے اعلیٰ معیار قائم ہوتے چلے جائیں گے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے اعلیٰ معیار قائم ہوں گے۔ نظام جماعت مضبوط ہوگا، نظام خلافت مضبوط ہوگا۔ آپ کی نظام سے وابستگی قائم رہے گی۔ خلافت کے نظام کو مضبوط کرنے کے لئے خلیفۂ وقت کی تو ہمیشہ یہی دعا ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے متقیوں کا امام بنائے۔ تو پھر ان دعاؤں کے مورد، ان کے حامل تو وہی لوگ ہوں گے جو اپنی امانتوں کا پاس کرنے والے، اپنے عہدوں کا پاس کرنے والے، اپنے خدا سے وفا کرنے والے ہوتے ہیں اور تقویٰ پر قائم رہنے والے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے ہر فرد کو یہ معیار قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

❀❀❀ ...... ❀❀❀

انعامی مقالہ نویسی

تعلیمی سال 2003-2004 کیلئے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ نے انعامی مقالہ کیلئے درج ذیل عنوان کا انتخاب کیا ہے۔ ”پانی کی بڑھتی ہوئی قلت اور اس کا حل“ مقالہ میں اول اور دوم آنے والے مقالہ نگاروں کو -/3500 اور -/1500 روپے کا انعام دیا جائے گا۔

شرائط مقالہ:۔

مضمون کم از کم 10,000 (دس ہزار) الفاظ پر مشتمل ہو جو زبان اُردو ہندی۔ انگریزی اور عربی میں لکھا جا سکتا ہے۔

☆ مضمون کے حوالہ جات مستند ہوں۔

☆ مقالہ خوشخط صفحہ کے 2/3 حصہ میں درج ہو۔

☆ مقالہ نظارت میں بھجوانے کے بعد اسکی واپسی کا مطالبہ قابل قبول نہ ہوگا۔

☆ مقالہ کے جملہ حقوق نظارت کے حق میں محفوظ ہونگے کسی مقالہ نویس کو از خود اشاعت کی اجازت نہ ہوگی۔

☆ مقالہ میں حصہ لینے کیلئے کسی عمر کی قید نہیں رکھی گئی ہے۔

تمام احباب جماعت خصوصاً طلبا کو تحریک کی جاتی ہے کہ اس انعامی مقابلہ میں ذوق شوق سے حصہ لیکر اپنی تعلیمی قابلیت میں اضافہ کرنے کی کوشش کریں۔ صحافت میں حصہ لینے سے انسان کے علم میں غیر معمولی اضافہ ہوتا ہے۔ یہ بات انگریزی کی ایک ضرب المثل سے عیاں ہے۔

Reading makes an informed man writing makes a perfect man

مقالہ مورخہ 31.1.2004 تک نظارت کو بذریعہ رجسٹری بنام نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ارسال کیا جائے۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

❀ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ❀

اَدُّوْا زَکٰوۃَ تَکُمْ

تم اپنی زکوٰۃ ادا کیا کرو

طالب دعا یکے از جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

Auto Traders

16 ڈینگو لین کلکتہ 700001

دکان:: 248-5222'248-1652'243-0794

رہائش:: 237-0471'237-8468

بیعت سے مراد خدا تعالیٰ کو جان سپرد کرنا ہے

بیعت کنندہ کو اول انکساری اور عجز اختیار کرنی پڑتی ہے اور اپنی خودی اور نفسانیت سے الگ ہونا پڑتا ہے تب وہ نشوونما کے قابل ہوتا ہے

(قرآن مجید، احادیث نبوی اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے شرائط بیعت کی تفصیلات کا بیان)

امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ برطانیہ 2003 کے موقع پر اختتامی خطاب)

(دوسری قسط)

بدنظری سے بچو

پھر دوسری شرط ہے بدنظری سے بچنے کی۔ اب یہ کیا ہے یہ غض بصر ہے۔ ایک حدیث ہے کہ ابو ریحانہ روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ ایک رات انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ''آگ اس آنکھ پر حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بیدار رہی۔ اور آگ اس آنکھ پر حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی خشیت کی وجہ سے آنسو بہاتی ہے۔

ابو شریح کہتے ہیں کہ میں نے ایک راوی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ آگ اس آنکھ پر حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء کو دیکھنے کی بجائے جھک جاتی ہے۔ اور اس آنکھ پر بھی حرام ہے جو اللہ عزوجل کی راہ میں پھوڑ دی گئی ہو۔

(سنن دارمی کتاب الجہاد باب فی الذی یسھر فی سبیل اللہ حارسا)

پھر ایک حدیث ہے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے بارہ میں چھ باتوں میں مجھے ضمانت دے دو۔ رسول اللہ ﷺ فرمارہے ہیں کہ میں تمہیں جنت میں جانے کی بشارت دیتا ہوں۔ فرمایا: جب تم گفتگو کرو تو سچ بولو۔ جب تم وعدہ کرو تو وفا کرو۔ جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو عند الطلب دے دیا کرو ٹال مٹول نہیں ہونی چاہئے۔ اپنے فروج کی حفاظت کرو، غض بصر سے کام لو۔ اور اپنے ہاتھوں کو ظلم سے روکے رکھو۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۵ صفحہ ۳۲۳ مطبوعہ بیروت)

حضرت ابو سعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: رستوں پر مجلسیں لگانے سے بچو۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہمیں رستوں میں مجلس لگانے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر رستے کا حق ادا کرو۔ انہوں نے عرض کی پھر اس کا کیا حق ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ہر آنے جانے والے کے سلام کا جواب دو غض بصر کرو، راستہ دریافت کرنے والے کی رہنمائی کرو، معروف باتوں کا حکم دو اور ناپسندیدہ باتوں سے روکو۔ (مسند احمد بن حنبل جلد ۳ صفحہ ۱۶ مطبوعہ بیروت)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ''قرآن شریف نے جو کہ انسان کی فطرت کے تقاضوں اور کمزوریوں کو مدنظر رکھ کر حسب حال تعلیم دیتا ہے کیا عمدہ مسلک اختیار کیا ہے۔ (قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوا مِنْ اَبْصَارِھِمْ وَیَحْفَظُوْا فُرُوْجَھُمْ ذٰلِکَ اَزْکٰی لَھُمْ (النور: ۳۱) کہ تو ایمان والوں کو کہہ دے کہ وہ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں اور اپنے سوراخوں کی حفاظت کریں۔ یہ وہ عمل ہے جس سے ان کے نفوس کا تزکیہ ہوگا۔ فروج سے مراد صرف شرمگاہ ہی نہیں بلکہ ہر ایک سوراخ جس میں کان وغیرہ بھی شامل ہیں اور ان میں اس امر کی مخالفت کی گئی ہے کہ غیر محرم عورت کا راگ وغیرہ سنا جا۔

پھر یاد رکھو کہ ہزار در ہزار تجارب سے یہ بات ثابت شدہ ہے کہ جن باتوں سے اللہ تعالیٰ روکتا ہے آخر کار انسان کو ان سے رکنا ہی پڑتا ہے۔ (ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۱۰۵ جدید ایڈیشن)

پھر آپ فرماتے ہیں:۔ ''اسلام نے شرائط پابندی ہر دو عورتوں اور مردوں کے واسطے لازم کئے ہیں۔ پردہ کرنے کا حکم جیسا کہ عورتوں کو ہے مردوں کو بھی ویسا ہی تاکیدی حکم ہے غض بصر کا۔ نماز، روزہ، زکوۃ، حج، حلال و حرام کا امتیاز، خدا تعالیٰ کے احکام کے مقابلہ میں اپنی عادات رسم و رواج کو ترک کرنا وغیرہ وغیرہ ایسی پابندیاں ہیں جن سے اسلام کا دروازہ نہایت ہی تنگ ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہر ایک شخص اس دروازے میں داخل نہیں ہوسکتا۔ (ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۶۱۴ جدید ایڈیشن)۔ تو اس سے مردوں کو وضاحت ہوگئی ہوگی کہ ان کی بھی نظریں ہمیشہ نیچی رہنی چاہئیں۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ''خدائے تعالیٰ نے خُلق احصان یعنی عفت کے حاصل کرنے کیلئے صرف اعلیٰ تعلیم ہی نہیں فرمائی بلکہ انسان کو پاک دامن رہنے کیلئے پانچ علاج بھی بتلا دیئے ہیں۔ یعنی یہ کہ اپنی آنکھوں کو نامحرم پر نظر ڈالنے سے بچانا۔ کانوں کو نامحرموں کی آواز سننے سے بچانا۔ نامحرموں کے قصے نہ سننا۔ اور ایسی تمام تقریبوں سے جن میں اس بدفعل کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو اپنے تئیں بچانا۔ اگر نکاح نہ ہو تو روزہ رکھنا وغیرہ''۔

آپؑ نے فرمایا: ''اس جگہ ہم بڑے دعویٰ کے ساتھ کہتے ہیں کہ یہ اعلیٰ تعلیم ان سب تدبیروں کے ساتھ جو قرآن شریف نے بیان فرمائی ہیں صرف اسلام ہی سے خاص ہے اور اس جگہ ایک نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے اور وہ یہ ہے کہ چونکہ انسان کی وہ طبعی حالت جو شہوات کا منبع ہے جس سے انسان بغیر کسی کامل تغیر کے الگ نہیں ہوسکتا یہی ہے کہ اس کے جذبات شہوت محل اور موقع پا کر جوش مارنے سے رہ نہیں سکتے۔ یا یوں کہو کہ سخت خطرہ میں پڑ جاتے ہیں۔ اس لئے خدائے تعالیٰ نے ہمیں یہ تعلیم نہیں دی کہ ہم نامحرم عورتوں کو بلا تکلف دیکھ لیا کریں اور ان کی تمام زینتوں پر نظر ڈال لیں۔ اور ان کے تمام انداز ناچنا وغیرہ مشاہدہ کرلیں لیکن پاک نظر سے دیکھیں اور نہ یہ تعلیم ہمیں دی ہے کہ ہم ان بیگانہ جوان عورتوں کا گانا بجانا سن لیں اور ان کے حسن کے قصے بھی سنا کریں لیکن پاک خیال سے سنیں بلکہ ہمیں تاکید ہے کہ ہم نامحرم عورتوں کو اور ان کی زینت کی جگہ کو ہرگز نہ دیکھیں۔ نہ پاک نظر سے اور نہ ناپاک نظر سے۔ اور ان کی خوش الحانی کی آوازیں اور ان کے حسن کے قصے نہ سنیں۔ نہ پاک خیال سے اور نہ ناپاک خیال سے۔ بلکہ ہمیں چاہئے کہ ان کے سننے اور دیکھنے سے نفرت رکھیں جیسا کہ مردار سے تا ٹھوکر نہ کھاویں۔ کیونکہ ضرور ہے کہ بے قیدی کی نظروں سے کسی وقت ٹھوکریں پیش آویں۔ سو چونکہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہماری آنکھیں اور دل اور ہمارے خطرات سب پاک رہیں اس لئے اس نے یہ اعلیٰ درجہ کی تعلیم فرمائی۔ اس میں کیا شک ہے کہ بے قیدی ٹھوکر کا موجب ہو جاتی ہے''۔ (اگر روک ٹوک نہ ہو تو ٹھوکر کا موجب ہو جاتی ہے)۔ ''اگر ہم ایک بھوکے کتے کے آگے نرم نرم روٹیاں رکھ دیں اور پھر ہم امید رکھیں کہ اس کتے کے دل میں خیال تک ان روٹیوں کا نہ آوے تو ہم اپنے اس خیال میں غلطی پر ہیں۔ سو خدائے تعالیٰ نے چاہا کہ نفسانی قویٰ کو پوشیدہ کارروائیوں کا موقع بھی نہ ملے اور ایسی کوئی بھی تقریب پیش نہ آئے۔ جس سے بدخطرات جنبش کرسکیں''۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۴۳، ۳۴۴)

فسق و فجور سے اجتناب کرو

پھر اسی شرط دوم میں ہے فسق و فجور سے اجتناب کے بارہ میں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

﴿وَاعْلَمُوْآ اَنَّ فِیْکُمْ رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوْ یُطِیْعُکُمْ فِیْ کَثِیْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ حَبَّبَ اِلَیْکُمُ الْاِیْمَانَ وَزَیَّنَہٗ فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَکَرَّہَ اِلَیْکُمُ الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ۔ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الرَّاشِدُوْنَ﴾ (الحجرات: ۸)۔ اور جان لو کہ تم میں اللہ کا رسول موجود ہے۔ اگر وہ تمہاری اکثر باتیں مان لے تو تم ضرور تکلیف میں مبتلا ہو جاؤ۔ لیکن اللہ نے تمہارے لئے ایمان کو محبوب بنا دیا ہے اور اسے تمہارے دلوں میں سجا دیا ہے اور تمہارے لئے کفر اور بداعمالی اور نافرمانی سے سخت کراہت پیدا کردی ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت یافتہ ہیں۔

ایک حدیث ہے کہ اسود، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی نے روزہ رکھا ہو تو فحش کلامی نہ کرنے، فسق کی باتیں نہ کرے اور جہالت کی باتیں نہ کریں اور جو اس کے ساتھ جاہلانہ سلوک کرے تو اسے کہے کہ معاف کرنا میں ایک روزہ دار شخص ہوں۔ (؟)

آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ مومن سے گالی گلوچ کرنا فسق ہے اور اس سے قتال کرنا کفر ہے۔

عبدالرحمٰن بن شبل نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تاجر لوگ فاجر ہوتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے تجارت حلال نہیں کی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں؟ مگر وہ جب سودا بازی کرتے ہیں تو جھوٹ بولتے ہیں اور قسمیں اٹھا اٹھا کر قیمت بڑھاتے ہیں۔

راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مزید فرمایا کہ فاسق دوزخی ہیں۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ! فُسّاق کون ہیں؟ اس پر آنحضورؐ نے فرمایا عورتیں بھی فُسّاق ہوتی ہیں۔ ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا وہ ہماری مائیں، بہنیں اور بیویاں نہیں ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں؟ لیکن جب ان کو کچھ دیا جاتا ہے تو وہ

شکر نہیں کرتیں اور جب ان پر کوئی آزمائش پڑتی ہے تو صبر نہیں کرتیں۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۳ صفحہ ۴۲۸۔مطبوعہ بیروت)

تو یہ تاجروں کی بھی سوچنے والی بات ہے کہ بڑی صاف ستھری تجارت ہونی چاہئے۔ یہ بھی شرائط بیعت میں سے ایک شرط ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’قرآن سے تو ثابت ہوتا ہے کہ کافر سے پہلے فاسق کو سزا دینی چاہئے ...... یہ خدا تعالیٰ کا دستور ہے کہ جب ایک قوم فاسق فاجر ہوتی ہے تو اس پر ایک اور قوم مسلط کر دیتا ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۵۳۔جدید ایڈیشن)

پھر فرمایا: ’’جب مسلمان فسق و فجور میں حد سے نکلنے لگے اور خدا کے احکام کی ہتک اور شعائر اللہ سے نفرت ان میں آ گئی اور دنیا اور اس کی زیب و زینت میں ہی گم ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی اسی طرح ہلاکو، چنگیز خان وغیرہ سے برباد کروایا۔ لکھا ہے کہ اُس وقت یہ آسمان سے آواز آتی تھی ’اَیُّھَا الْکُفَّارُ اُقْتُلُوا الْفُجَّار‘۔ غرض فاسق فاجر انسان خدا کی نظر میں کافر سے بھی ذلیل اور قابل نفرین ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۰۸ جدید ایڈیشن)

پھر فرمایا: ’’ظالم فاسق کی دعا قبول نہیں ہوا کرتی کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے لاپرواہ ہے اور خدا تعالیٰ بھی اس سے لاپرواہ ہے۔ ایک بیٹا اگر باپ کی پرواہ نہ کرے اور ناخلف ہو تو باپ کو اس کی پرواہ نہیں ہوتی تو خدا کو کیوں ہو‘‘۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ۲ صفحہ ۲۱۱۔ جدید ایڈیشن)

ظلم نہ کرو

پھر شرط دوم میں ہے کہ ظلم نہیں کرے گا۔ قرآن کریم میں آتا ہے۔ ﴿فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْ بَیْنِھِمْ فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ یَوْمٍ اَلِیْمٍ﴾ (الزخرف: ۶۶)۔ ترجمہ ہے اس کا: پس ان کے اندر ہی سے گروہوں نے اختلاف کیا۔ پس اُن لوگوں کے لئے جنہوں نے ظلم کیا ہلاکت ہو دردناک دن کے عذاب کی صورت میں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ظلم سے بچو، کیونکہ ظلم قیامت کے دن تاریکیاں بن کر سامنے آئے گا۔ حرص، بخل اور کینہ سے بچو کیونکہ حرص، بخل اور کینہ نے پہلوں کو ہلاک کیا، اس نے ان کو خونریزی پر آمادہ کیا اور ان سے قابل احترام چیزوں کی بے حرمتی کرائی۔

(مسند احمد جلد نمبر ۲ صفحہ ۲۲۲)

پھر ہے کہ دوسرے کا حق دبانا بھی ظلم ہے۔ حضرت عبداللہؓ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ مَیں نے عرض کی یارسول اللہ کون سا ظلم سب سے بڑا ہے۔ تو آنحضور ﷺ نے فرمایا: سب سے بڑا ظلم یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی کے حق میں سے ایک ہاتھ زمین دبا لے۔ اس زمین کا ایک کنکر بھی جو اس نے ازارہ ظلم لیا ہو گا تو اس کے نیچے کی زمین کے جملہ طبقات کا طوق بن کر قیامت کے روز اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا۔ اور زمین کی گہرائی سوائے اس ہستی کے کوئی نہیں جانتا جس نے اسے پیدا کیا ہے۔

بعض لوگ جو اپنے بہنوں بھائیوں یا ہمسایوں کے حقوق ادا نہیں کرتے یا لڑائیوں میں جائیدادوں پر ناجائز قبضہ کر لیتے ہیں، زمینیں دبا لیتے ہیں ان کو اس پر غور کرنا چاہئے۔ احمدی ہونے کے بعد اور اس شرط کے ساتھ ہم نے بیعت کی ہے کہ کسی کا حق نہیں دبائیں گے، ظلم نہیں کریں گے، بہت زیادہ خوف کا مقام ہے۔

ایک حدیث ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ ہم نے عرض کی جس کے پاس روپیہ ہو، نہ سامان۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کا مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ، زکوۃ وغیرہ اعمال لے کر آئے گا لیکن اس نے کسی کو گالی دی ہو گی، کسی پر تہمت لگائی ہو گی، کسی کا مال کھایا ہو گا اور کسی کا ناحق خون بہایا ہو گا یا کسی کو مارا ہو گا۔ پس ان مظلوموں کو اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی یہاں تک کہ اگر ان کے حقوق ادا ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں تو ان کے گناہ اس کے ذمہ ڈال دئے جائیں گے۔ اور اس طرح جنت کی بجائے اسے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ یہی شخص دراصل مفلس ہے۔

اب سوچیں، غور کریں، ہم میں سے ہر ایک کو سوچنا چاہئے۔ جو بھی ایسی حرکات کے مرتکب ہو رہے ہوں ان کے لئے خوف کا مقام ہے۔ اللہ کرے کہ ہم میں سے کوئی بھی ایسی مفلسی کی حالت میں اللہ تعالیٰ کے حضور کبھی پیش نہ ہو۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’میری تمام جماعت جو اس جگہ حاضر ہیں یا اپنے مقامات میں بودوباش رکھتے ہیں اس وصیت کو توجہ سے سنیں کہ وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں، اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی ان کے نزدیک نہ آ سکے۔ وہ پنجوقت نماز جماعت کے پابند ہوں۔ وہ جھوٹ نہ بولیں۔ وہ کسی کو زبان سے ایذا نہ دیں۔ وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں۔ اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔ غرض ہر ایک قسم کے معاصی اور جرائم اور ناکردنی اور ناگفتنی اور تمام نفسانی جذبات اور بیجا حرکات سے مجتنب رہیں اور خدا تعالیٰ کے پاک دل اور بے شر اور غریب مزاج بندے ہو جائیں۔ اور کوئی زہریلا خمیر ان کے وجود میں نہ رہے...... اور تمام انسانوں کی ہمدردی ان کا اصول ہو اور خدا تعالیٰ سے ڈریں اور اپنی زبانوں اور اپنے ہاتھوں اور اپنے دل کے خیالات کو ہر ایک ناپاک اور فساد انگیز طریقوں اور خیانتوں سے بچاویں اور پنجوقتہ نماز کو نہایت التزام سے قائم رکھیں اور ظلم اور تعدی اور غبن اور رشوت اور اتلاف حقوق اور بیجا طرفداری سے باز رہیں۔ اور کسی بدصحبت میں نہ بیٹھیں۔ اور اگر بعد میں ثابت ہو کہ ایک شخص جو ان کے ساتھ آمد و رفت رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے احکام کا پابند نہیں ہے...... یا حقوق عباد کی کچھ پرواہ نہیں رکھتا اور یا ظالم طبع اور شریر مزاج اور بدچلن آدمی ہے اور یا یہ کہ جس شخص سے تمہیں تعلق بیعت اور ارادت ہے اس کی نسبت ناحق اور بے وجہ بدگوئی اور زبان درازی اور بدزبانی اور بہتان اور افترا کی عادت جاری رکھ کر خدا تعالیٰ کے بندوں کو دھوکہ دینا چاہتا ہے تو تم پر لازم ہو گا کہ اس بدی کو اپنے درمیان سے دور کرو اور ایسے انسان سے پرہیز کرو جو خطرناک ہے۔ اور چاہئے کہ کسی مذہب اور کسی قوم اور کسی گروہ کے آدمی کو نقصان رسانی کا ارادہ مت کرو اور ہر ایک کے لئے سچے ناصح بنو۔ اور چاہئے کہ شریروں اور بدمعاشوں اور مفسدوں اور بدچلنوں کو ہرگز تمہاری مجلس میں گزر نہ ہو اور نہ تمہارے مکانوں میں رہ سکیں کہ وہ کسی وقت تمہاری ٹھوکر کا موجب ہوں گے‘‘۔

فرمایا: ’’یہ وہ امور اور وہ شرائط ہیں جو میں ابتداء سے کہتا چلا آیا ہوں۔ میری جماعت میں سے ہر ایک فرد پر لازم ہو گا کہ ان تمام وصیتوں کے کاربند ہوں اور چاہئے کہ تمہاری مجلسوں میں کوئی ناپاکی اور ٹھٹھے اور ہنسی کا مشغلہ نہ ہو اور نیک دل اور پاک طبع اور پاک خیال ہو کر زمین پر چلو۔ اور یاد رکھو کہ ہر ایک شر مقابلہ کے لائق نہیں ہے۔ اس لئے لازم ہے کہ اکثر اوقات عفو اور درگزر کی عادت ڈالو اور صبر اور حلم سے کام لو۔ اور کسی پر ناجائز طریق سے حملہ نہ کرو۔ اور جذبات نفس کو دبائے رکھو اور اگر کوئی بحث کرو یا کوئی مذہبی گفتگو ہو تو نرم الفاظ اور مہذبانہ طریق سے کرو۔ اور اگر کوئی جہالت سے پیش آوے تو سلام کہہ کر ایسی مجلس سے جلد اٹھ جاؤ۔ اگر تم ستائے جاؤ اور گالیاں دیئے جاؤ اور تمہارے حق میں برے برے لفظ کہے جائیں تو ہوشیار رہو کہ سفاہت کا سفاہت کے ساتھ تمہارا مقابلہ نہ ہو ورنہ تم بھی ویسے ہی ٹھہرو گے جیسا کہ وہ ہیں۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بنا دے کہ تم تمام دنیا کے لئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو۔ سو اپنے درمیان سے ایسے شخص کو جلد نکالو جو بدی اور شرارت اور فتنہ انگیزی اور بدنفسی کا نمونہ ہے۔ جو شخص ہماری جماعت میں غربت اور نیکی اور پرہیزگاری اور حلم اور نرم زبانی اور نیک مزاجی اور نیک چلنی کے ساتھ نہیں رہ سکتا وہ جلد ہم سے جدا ہو جائے کیونکہ ہمارا خدا نہیں چاہتا کہ ایسا شخص ہم میں رہے اور یقیناً وہ بدبختی میں مرے گا کیونکہ اس نے نیک راہ کو اختیار نہ کیا۔ سو تم ہوشیار ہو جاؤ اور واقعی نیک دل اور غریب مزاج اور راستباز بن جاؤ۔ تم پنجوقتہ نماز اور اخلاقی حالت سے شناخت کئے جاؤ گے اور جس میں بدی کا بیج ہے وہ اس نصیحت پر قائم نہیں رہ سکے گا۔

(اشتہار مورخہ ۲۹؍مئی ۱۸۹۸ء۔ تبلیغ رسالت جلد ہفتم صفحہ ۴۲۔۴۳)

خیانت نہ کرو

پھر خیانت کے بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ﴿وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِیْنَ یَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَھُمْ۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ خَوَّانًا اَثِیْمًا﴾ (النساء: ۱۰۸)۔ اور ان لوگوں کی طرف سے بحث نہ کر جو اپنے نفسوں سے خیانت کرتے ہیں۔ یقیناً اللہ سخت خیانت کرنے والے گنہگار کو پسند نہیں کرتا۔

ایک حدیث میں ہے۔ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو تمہارے پاس کوئی چیز امانت کے طور پر رکھتا ہے اس کی امانت اسے لوٹا دو۔ اور اس شخص سے بھی ہرگز خیانت سے پیش نہ آؤ جو تم سے خیانت سے پیش آ چکا ہے۔

(ابوداؤد۔ کتاب البیوع۔ باب فی الرجل یاخذ حقہ ......)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’امانت و دیانت یعنی دوسرے کے مال پر شرارت اور بدنیتی سے قبضہ کر کے اس کو ایذا پہنچانے پر راضی نہ ہونا۔ سو واضح ہو کہ دیانت اور امانت انسان کی طبعی حالتوں میں سے ایک حالت ہے۔ اسی واسطے ایک بچہ شیرخوار بھی جو بوجہ اپنی کم سنی اپنی طبعی سادگی پر ہوتا ہے اور نیز بباعث صغر سنی ابھی بری عادتوں کا عادی نہیں ہوتا اس قدر غیر کی چیز سے نفرت رکھتا ہے کہ غیر عورت کا دودھ بھی مشکل سے پیتا ہے‘‘۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۴۴)

فساد سے بچو

پھر فساد کے بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وَابْتَغِ فِیْمَا اٰتٰکَ اللّٰہُ الدَّارَ الْاٰخِرَۃَ وَلَا تَنْسَ نَصِیْبَکَ مِنَ الدُّنْیَا وَاَحْسِنْ کَمَا اَحْسَنَ اللّٰہُ اِلَیْکَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِی الْاَرْضِ۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ﴾ ۔(القصص: ۷۸)۔ اور جو کچھ اللہ نے تجھے عطا کیا ہے اس کے ذریعہ دارِ آخرت کمانے کی خواہش کر اور دنیا میں سے بھی اپنا معیّن حصہ نظرانداز نہ کر اور احسان کا سلوک کر جیسا کہ اللہ نے تجھ سے احسان کا سلوک کیا اور زمین میں فساد (پھیلانا) پسند نہ کر۔ یقیناً اللہ فسادیوں کو پسند نہیں کرتا۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنگ دو طرح کی ہے۔ ایک وہ جو اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کے لئے امام کی اطاعت کی جاتی ہے۔ ایسا شخص اپنا اچھا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے اور اپنے شریک سفر کے لئے سہولت پیدا کرتا ہے اور فساد سے اجتناب کرتا ہے۔ پس ایسے شخص کا سونا جاگنا

تمام کا تمام مستوجب اجر ہے۔ اور ایک وہ شخص ہوتا ہے جو فخر کے لئے اور دکھاوے کے لئے اور اپنی بہادری کے قصے سنانے کے لئے لڑتا ہے۔ ایسا شخص امام کی نافرمانی کرتا ہے اور زمین میں فساد پھیلاتا ہے۔ پس ایسا شخص اوپر والے شخص کا ہم پلّہ ہو کر نہیں لوٹتا۔ (سنن ابی داؤد۔ کتاب الجہاد۔ باب فیمن یغزو ویلتمس)

حضرت اسماء بنت یزید روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تم میں سے بہترین لوگوں کے بارہ میں تم کو نہ بتاؤں؟ صحابہؓ نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! ضرور بتائیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب وہ کوئی اچھا منظر دیکھتے ہیں تو ذکر الٰہی میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ پھر فرمایا: کیا میں تم کو شریر ترین افراد سے نہ آگاہ کروں؟ شریر ترین لوگ وہ ہیں جو چغل خوری کی غرض سے چلتے پھرتے ہیں۔ محبت کرنے والوں کے درمیان بگاڑ پیدا کر دیتے ہیں۔ اور فرمانبردار لوگوں کے بارہ میں ان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ گناہ میں مبتلا ہو جائیں۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۶ صفحہ ۴۵۹ مطبوعہ بیروت)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ”تم نے خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ میں شمولیت اختیار کر لی ہے۔ ان سے دنگہ یا فساد مت کرو بلکہ ان کے لئے غائبانہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی وہ بصیرت اور معرفت عطا کرے (یہ غیروں کے بارہ میں ہے کہ کیا سلوک ہونا چاہئے احمدیوں کا ان کے ساتھ) جو اس نے اپنے فضل سے تمہیں دی ہے۔ تم اپنے پاک نمونہ اور عمدہ چال چلن سے ثابت کر دکھاؤ کہ تم نے اچھی راہ اختیار کی ہے۔ دیکھو میں اس امر کے لئے مامور ہوں کہ تمہیں بار بار ہدایت کروں کہ ہر قسم کے فساد اور ہنگامہ کی جگہوں سے بچتے رہو اور گالیاں سن کر بھی صبر کرو۔ بدی کا جواب نیکی سے دو اور کوئی فساد کرنے پر آمادہ ہو تو بہتر ہے کہ تم ایسی جگہ سے کھسک جاؤ اور نرمی سے جواب دو۔ .... جب میں یہ سنتا ہوں کہ فلاں شخص اس جماعت کا ہو کر کسی سے لڑا ہے۔ اس طریق کو میں ہرگز پسند نہیں کرتا اور خدا تعالیٰ بھی نہیں چاہتا کہ وہ جماعت جو دنیا میں ایک نمونہ ٹھہرے گی وہ ایسی راہ اختیار کرے جو تقویٰ کی راہ نہیں ہے۔ بلکہ میں تمہیں یہ بھی بتا دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ یہاں تک اس امر کی تائید کرتا ہے کہ اگر کوئی شخص اس جماعت میں ہو کر صبر اور برداشت سے کام نہیں لیتا تو وہ یاد رکھے کہ وہ اس جماعت میں داخل نہیں ہے۔ نہایت کار اشتعال اور جوش کی یہ وجہ ہو سکتی ہے کہ مجھے گندی گالیاں دی جاتی ہیں تو اس معاملہ کو خدا کے سپرد کر دو۔ تم اس کا فیصلہ نہیں کر سکتے۔ میرا معاملہ خدا پر چھوڑ دو۔ تم ان گالیوں کو سن کر بھی صبر اور برداشت سے کام لو“۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۱۵۷ جدید ایڈیشن)

بغاوت کے طریقوں سے بچو

پھر اسی شرط دوئم میں ایک یہ بھی بات ہے کہ بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”﴿وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ﴾ (البقرہ: ۱۹۴) یعنی اس حد تک ان کا مقابلہ کرو کہ ان کی بغاوت دور ہو جاوے اور دین کی روکیں اٹھ جائیں اور حکومت اللہ کے دین کی ہو جائے۔ اور پھر فرمایا ﴿قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا﴾ (البقرہ: ۲۱۸) یعنی شہر حرام میں قتل تو گناہ ہے لیکن خدا تعالیٰ کی راہ سے روکنا اور بغاوت کو پھیلانا یعنی امن کا خلل انداز ہونا قتل سے بڑھ کر ہے۔ (جنگ مقدس۔ روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۱۵۵)

فرمایا: ”چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ ان دنوں میں بعض جاہل اور شریر لوگ اکثر ہندوؤں میں سے اور کچھ مسلمانوں میں سے گورنمنٹ کے مقابل پر ایسی ایسی حرکتیں ظاہر کرتے ہیں جن سے بغاوت کی بو آتی ہے۔ بلکہ مجھے شک ہوتا ہے کہ کسی وقت باغیانہ رنگ ان کی طبائع میں پیدا ہو جائے گا۔ اس لئے میں اپنی جماعت کے لوگوں کو جو مختلف مقامات پنجاب اور ہندوستان میں موجود ہیں جو بفضلہ تعالیٰ کئی لاکھ تک ان کا شمار پہنچ گیا ہے نہایت تاکید سے نصیحت کرتا ہوں کہ وہ میری اس تعلیم کو خوب یاد رکھیں جو قریباً ۲۶ برس سے تقریری اور تحریری طور پر ان کے ذہن نشین کرتا آیا ہوں یعنی یہ کہ اس گورنمنٹ کی پوری اطاعت کریں کیونکہ وہ ہماری محسن گورنمنٹ ہے .... ۔

سو یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ ایسا شخص میری جماعت میں داخل نہیں رہ سکتا جو اس گورنمنٹ کے مقابلہ پر کوئی باغیانہ خیال دل میں رکھے۔ اور میرے نزدیک یہ سخت بدذاتی ہے کہ جس گورنمنٹ کے ذریعہ سے ہم ظالموں کے پنجے سے بچائے جاتے ہیں اور اس کے زیر سایہ ہماری جماعت ترقی کر رہی ہے اس کے احسان کے ہم شکرگزار نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے ﴿هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ﴾ یعنی احسان کا بدلہ احسان ہے اور حدیث شریف میں بھی ہے کہ جو انسان کا شکر نہیں کرتا وہ خدا کا شکر بھی نہیں کرتا۔ یہ تو سوچو کہ اگر تم اس گورنمنٹ کے سایہ سے باہر نکل جاؤ تو پھر تمہارا ٹھکانہ کہاں ہے۔ ایسی سلطنت کا بھلا نام تو لو جو تمہیں اپنی پناہ میں لے لے گی۔ ہر ایک اسلامی سلطنت تمہارے قتل کے لئے دانت پیس رہی ہے کیونکہ ان کی نگاہ میں تم کافر اور مرتد ٹھہر چکے ہو۔ تو تم اس خداداد نعمت کی قدر کرو .... ۔

خواہ نخواہ ایسے اعتقاد پھیلانا کہ کوئی خونی مہدی آئے گا اور عیسائی بادشاہوں کو گرفتار کرے گا یہ محض بناوٹی مسائل ہیں جن سے ہمارے مخالف مسلمانوں کے دل سیاہ اور سخت ہو گئے ہیں اور جن کے ایسے عقیدے ہیں وہ خطرناک انسان ہیں۔ اور ایسے عقیدے کسی زمانہ میں جاہلوں کے لئے بغاوت کا ذریعہ ہو سکتے ہیں بلکہ ضرور ہوں گے۔ سو ہماری کوشش ہے کہ مسلمان ایسے عقیدوں سے رہائی پاویں۔ یاد رکھو کہ وہ دین خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتا جس میں انسانی ہمدردی نہیں۔ خدا نے ہمیں یہ سکھایا ہے کہ زمین پر رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم کیا جائے“۔

(مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۵۸۴ تا ۵۸۵)

نفسانی جوشوں سے مغلوب نہ ہو

پھر اسی شرط دوئم میں یہ ہے کہ نفسانی جوشوں کے وقت اس کا مغلوب نہیں ہوگا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں:

”روحانی وجود کا چوتھا درجہ وہ ہے جس کو خدا تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں ذکر فرمایا ہے۔ ﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ﴾ یعنی تیسرے درجہ سے بڑھ کر مومن وہ ہیں جو اپنے تئیں نفسانی جذبات اور شہوات ممنوعہ سے بچاتے ہیں۔ یہ درجہ تیسرے درجہ سے اس لئے بڑھ کر ہے کہ تیسرے درجہ کا مومن تو صرف مال کو جو اس کے نفس کو نہایت پیارا اور عزیز ہے خدا تعالیٰ کی راہ میں دیتا ہے لیکن چوتھے درجہ کا مومن وہ چیز خدا تعالیٰ کی راہ میں نثار کرتا ہے جو مال سے بھی زیادہ پیاری اور محبوب ہے یعنی شہوات نفسانیہ۔ کیونکہ انسان کو اپنی شہوات نفسانیہ سے اس قدر محبت ہے کہ وہ اپنی شہوات کے پورا کرنے کے لئے اپنے مال عزیز کو پانی کی طرح خرچ کرتا ہے اور ہزار ہا روپیہ شہوات کے پورا کرنے کے لئے برباد کر دیتا ہے اور شہوات کے حاصل کرنے کے لئے مال کو کچھ بھی چیز نہیں سمجھتا۔ جیسا کہ دیکھا جاتا ہے ایسے نجس طبع اور بخیل لوگ جو ایک محتاج، بھوکے اور ننگے کو بباعث سخت بخل کے ایک پیسہ بھی دے نہیں سکتے شہوات نفسانیہ کے جوش میں بازاری عورتوں کو ہزار ہا روپیہ دے کر اپنا گھر ویران کر لیتے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ سیلاب شہوت ایسا تند اور تیز ہے کہ بخل جیسی نجاست کو بھی بہا لے جاتا ہے۔ اس لئے یہ بدیہی امر ہے کہ بہ نسبت اس قوت ایمانی کے جس کے ذریعہ سے بخل دور ہوتا ہے اور انسان اپنا عزیز مال خدا کے لئے دیتا ہے یہ قوت ایمانی جس کے ذریعہ سے انسان شہوات نفسانیہ کے طوفان سے بچتا ہے نہایت زبردست اور شیطان کا مقابلہ کرنے میں نہایت سخت اور نہایت دیرپا ہے کیونکہ اس کا کام یہ ہے کہ نفس امارہ جیسے پرانے اژدھا کو اپنے پیروں کے نیچے کچل ڈالتی ہے۔ اور بخل تو شہوات نفسانیہ کے پورا کرنے کے جوش میں اور نیز ریاء اور نمود کے وقتوں میں بھی دور ہو سکتا ہے۔ مگر یہ طوفان جو نفسانی شہوات کے غلبہ سے پیدا ہوتا ہے یہ نہایت سخت اور دیرپا طوفان ہے جو کسی طرح بجز رحم خداوندی کے دور ہو ہی نہیں سکتا اور جس طرح جسمانی وجود کے تمام اعضاء میں سے ہڈی نہایت سخت ہے اور اس کی عمر بھی بہت لمبی ہے اسی طرح اس طوفان کے دور کرنے والی قوت ایمانی نہایت سخت اور عمر بھی لمبی رکھتی ہے تا ایسے دشمن کا دیر تک مقابلہ کر کے پامال کر سکے اور وہ بھی خدا تعالیٰ کے رحم سے۔ کیونکہ شہوات نفسانیہ کا طوفان ایک ایسا ہولناک اور پرآشوب طوفان ہے کہ بجز خاص رحم حضرت احدیت کے فرو نہیں ہو سکتا۔ اسی وجہ سے حضرت یوسف کو کہنا پڑا ﴿وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ﴾۔ (یوسف: ۵۴) یعنی میں اپنے نفس کو بری نہیں کرتا۔ نفس نہایت درجہ بدی کا حکم دینے والا ہے اور اس کے حملہ سے مخلصی غیر ممکن ہے مگر یہ کہ خود خدا تعالیٰ رحم فرماوے۔ اس آیت میں جیسا کہ فقرہ ﴿اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ﴾ ہے طوفان نوح کے ذکر کے وقت بھی اسی کے مشابہ الفاظ ہیں کیونکہ وہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ﴾۔ (ہود: ۴۴) پس یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ طوفان شہوات نفسانیہ اپنی عظمت اور ہیبت میں طوفان نوح سے مشابہ ہے۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۲۰۵-۲۰۶)

خلاصہ کلام یہ کہ فرمایا ہے کہ شہوات تم پر غلبہ ہمیشہ پانے کی کوشش کریں گی۔ اور ان سے ہمیشہ بچو، اللہ تعالیٰ سے رحم مانگتے ہوئے ان سے بچو۔ آج کل کے زمانے میں تو اس کے بہت سے راستے بھی ہیں، اور بھی زیادہ کھل گئے ہیں اس لئے پہلے سے بڑھ کر دعائیں کرنے کی، اللہ کی طرف جھکنے کی اور اس کا رحم مانگنے کی ضرورت ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ”اسی خدا کو مانو جس کے وجود پر توریت اور انجیل اور قرآن تینوں متفق ہیں۔ کوئی ایسا خدا اپنی طرف سے مت بناؤ جس کا وجود ان تینوں کتابوں کی متفق علیہ شہادت سے ثابت نہیں ہوتا۔ وہ بات مانو جس پر عقل اور کانشس کی گواہی ہے اور خدا کی کتابیں اس پر اتفاق رکھتی ہیں۔ خدا کو ایسے طور پر نہ مانو جس پر خدا کی کتابوں میں پھوٹ پڑ جائے۔ زنا نہ کرو، جھوٹ نہ بولو اور بدنظری نہ کرو اور ہر ایک فسق اور فجور اور خیانت اور فساد اور بغاوت کی راہوں سے بچو۔ اور نفسانی جوشوں سے مغلوب مت ہو اور پنج وقت نماز ادا کرو کہ انسانی فطرت پر پانچ طور پر ہی انقلاب آتے ہیں۔ اور اپنے نبی کریمؐ کے شکرگزار رہو، اس پر درود بھیجو۔ کیونکہ وہی ہے جس نے تاریکی کے زمانے کے بعد نئے سرے سے خداشناسی کی راہ دکھائی“۔

فرمایا: ”یہ میرے سلسلہ کے وہ اصول ہیں جو اس سلسلہ کے لئے امتیازی نشان کی طرح ہیں جس انسانی ہمدردی اور ترک ایذاء بنی نوع اور ترک مخالفت حکّام کی یہ سلسلہ بنیاد ڈالتا ہے دوسرے مسلمانوں میں اس کا وجود نہیں۔ ان کے اصول اپنی بے شمار غلطیوں کی وجہ سے اور طرز کے ہیں اس کی تفصیل کی حاجت نہیں اور یہ ان کا موقع ہے“۔ (ضمیمہ تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۵۲۳۔ ۵۲۴ مطبوعہ لندن)

(باقی آئندہ شمارہ میں)

رمضان کامہینہ کاشتکاری کامہینہ ہے آپ نے بچوں کے دلوں میں خدا کی محبت کے بیج بونے ہیں

اس طریق پر انکی آبیاری کرنی ہے روزمرہ ان کو نیک باتیں بتا بتا کر، کہ ان بیجوں سے بڑی سرسبز خوشنما کونپلیں پھوٹیں اور رفتہ رفتہ وہ بچے ایک کلمہ طیبہ کی صورت اختیار کر جائیں جس کی جڑیں تو زمین میں پیوستہ ہوتی ہیں مگر شاخیں آسمان سے باتیں کرتی ہیں

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت خلیفة المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ

اپنی اگلی نسلوں کی تربیت کریں ان کو بار بار یہ بتائیں کہ عبادت کے بغیر تمہاری زندگی بالکل بے معنی بلکہ باطل ہے

اپنی اگلی نسلوں کی تربیت کی کوشش کریں۔ ان کو بار بار یہ بتائیں کہ عبادت کے بغیر تمہاری زندگی بالکل بے معنی اور بے حقیقت بلکہ باطل ہے۔ ایک ایسی چیز ہے جو خدا تعالیٰ کے ہاں کسی شمار میں نہیں آئے گی اس لئے جانوروں کی طرح یہیں مر کر مٹی ہو جاؤ گے۔ مگر فرق صرف یہ ہے کہ جانور تو مر کر نجات پا جاتے ہیں تم مرنے کے بعد جزا سزا کے میدان میں حاضر کئے جاؤ گے پس یہ شعور ہے جسے ہمیں اگلی نسلوں میں پیدا کرنا ہے اور رمضان مبارک ایک بہت اچھا موقع ہے کیونکہ فضا سازگار ہو جاتی ہے۔ رمضان ایک ایسا مہینہ ہے جس میں ایسے چہرے بھی دکھائی دیتے ہیں مسجدوں میں جو پہلے کبھی دکھائی نہیں دیئے اور ان کو دیکھ کر دل میں کسی قسم کی تحقیر کے جذبے نہیں پیدا ہوتے۔ کیونکہ اگر کوئی انسان ان چہروں کو دیکھے اور تحقیر کی نظر سے کہ اب آگیا ہے رمضان میں پہلے کہاں تھا تو میرا یہ ایمان ہے کہ ایسی نظر سے دیکھنے والے کی اپنی عبادتیں بھی سب باطل ہو جائیں گی اور ضائع ہو جائیں گی۔ کیونکہ اللہ کے دربار میں اگر کوئی حاضر ہوتا ہے، ایک دفعہ بھی حاضر ہوتا ہے، اگر آپ کو اللہ سے محبت ہے تو پیار کی نظر ڈالنی چاہئے اس پر اور کوشش کرنی چاہئے کہ اس کو اور قریب کریں اور اس کو بتائیں کہ الحمد للہ تمہیں دیکھ کر بہت ہی خوشی ہوتی ہے۔ تم اٹھے، تکلیف کی ہے، پہلے عادت نہیں تھی، اب آگئے ہو، بسم اللہ، جی آیانوں کہو اس کو اور اس کو پیار کے ساتھ سینے سے لگائیں تاکہ آپ کے ذریعے سے اور آپ کے اخلاص کے اظہار کے ذریعے سے وہ ہمیشہ کیلئے خدا کا ہو جائے۔

یہ وہ طریق ہے جس سے آپ اپنے گھر میں اپنے بچوں کی بہت عمدہ تربیت کر سکتے ہیں۔ جب وہ صبح اٹھتے ہیں تو ان کو پیار اور محبت کی نظر سے دیکھیں ان کی حوصلہ افزائی کریں۔ ان کو بتائیں کہ تم جو اٹھے ہو تو خدا کی خاطر اٹھے ہو اور ان سے یہ گفتگو کیا کریں کہ بتاؤ آج نماز میں تم نے کیا کیا، کیا اللہ سے باتیں کیں؟ کیا دعائیں کیں؟ اور اس طریق پر ان کے دل میں بچپن ہی سے خدا تعالیٰ کی محبت کے بیج مضبوطی سے گاڑے جائیں گے یعنی جڑیں ان کی مضبوط ہوں گی۔ ان میں وہ تمام صلاحیتیں جو خدا کی محبت کے بیج میں ہوا کرتی ہیں وہ نشو و نما پا کر کونپلیں نکالیں گی۔ پس رمضان اس پہلو سے کاشتکاری کا مہینہ ہے۔ آپ نے بچوں کے دلوں میں خدا کی محبت کے بیج بونے ہیں۔ اس طریق پر ان کی آبیاری کرنی ہے یعنی روزمرہ ان کو نیک باتیں بتا بتا کر کہ ان بیجوں سے بڑی سرسبز خوشنما کونپلیں پھوٹیں اور رفتہ رفتہ وہ بچے ایک کلمہ طیبہ کی صورت اختیار کر جائیں جس کی جڑیں تو زمین میں پیوستہ ہوتی ہیں مگر شاخیں آسمان سے باتیں کرتی ہیں۔

روزے کا تعلق غریبوں کی بھوک سے بھی ہے رمضان کے مہینے میں غریب کو کھانا کھلانا ایک بہت بڑی نیکی بن جاتا ہے

...... اس نیکی کو بھی نہ صرف اس مہینے میں رواج دینا ہے بلکہ اپنے بچوں کو خصوصیت سے بتانا چاہئے اور اس رمضان کے مہینے میں فدیے کا مضمون چونکہ بھوک سے تعلق رکھتا ہے بھوک کے حوالے سے سمجھانا چاہئے۔ اپنی اگلی نسلوں کو بتائیں کہ دیکھو تم خدا کی خاطر بھوکے رہے تھے تو کبھی یہ بھی سوچا کہ خدا کے بہت سے ایسے بندے ہیں جن کو روزمرہ ہی کھانے کی وہ توفیق نہیں ملتی جو تمہیں ملتی ہے۔

...... آپ فدیہ کے حوالے سے ان کو سمجھائیں کہ خدا تعالیٰ نے دیکھو اگر روزے نہ رکھو تو فدیہ دینے کی اور غریبوں کو کھانا کھلانے کی تلقین فرمائی ہے۔ جس کا مطلب ہے روزے کا تعلق غریبوں کی بھوک سے بھی ہے اور ساتھ یہ فرما دیا "فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ" کہ یہ صرف ان لوگوں کیلئے نہیں ہے جن کے روزے چھٹ گئے ہیں۔ غریب کو کھانا کھلانا تو ایک دائمی مضمون ہے اور رمضان کے مہینے میں تو یہ خصوصیت سے غریب کو کھانا کھلانا ایک بہت بڑی نیکی بن جاتا ہے۔

اس مہینے میں اپنے بچوں کو بھی اس بات پر آمادہ کریں کہ اگرچہ روزے تم پر فرض نہیں، فدیہ فرض نہیں ہے، مگر قرآن تو فرما رہا ہے "فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا" پس جو بھی نیکی شوق سے کرتا ہے، نفلی طور پر کرتا ہے تو اس کیلئے بہت بہتر ہے تو کچھ اپنے غریب بھائیوں کیلئے خواہ دنیا میں کہیں بھی بستے ہوں۔ ان کیلئے کچھ اپنے جیب خرچ سے نکالو اور روزمرہ کوئی نہ کوئی صدقہ خدا کی خاطر دے دیا کرو تو اس طرح بچپن ہی سے ان کے دلوں میں غریب کی ضرورت کا احساس پیدا ہو جائے گا اور جو اپنی طرف سے، اپنے اکٹھے کئے ہوئے پیسوں میں سے کچھ دیں گے خواہ وہ معمولی رقم ہی کیوں نہ ہو وہ ان کیلئے ایک بہت بڑی رقم بن جائے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خدا کی راہ میں خرچ کرنے والوں کے دل پر نظر رکھتا ہے اور بعض دفعہ ایک بچے کا چھوٹا سا خرچ بھی اس کی ساری زندگی سنوار سکتا ہے۔ خطبہ جمعہ 17 جنوری 1997ء

رمضان خصوصیت سے تہجد کے ساتھ تعلق رکھتا ہے قادیان میں جو بچپن ہم نے گزارا اس میں تو یہ تصور ہی نہیں تھا کہ کوئی شخص تہجد کے بغیر سحری کھانا شروع کر دے

رمضان خصوصیت کے ساتھ تہجد کے ساتھ تعلق رکھتا ہے یعنی تہجد کی نمازیں کہنا چاہئے خصوصیت سے رمضان سے تعلق رکھتی ہیں اگرچہ دوسرے مہینوں میں بھی پڑھی جاتی ہیں۔ اور اس پہلو سے وہ سب جو روزے رکھتے ہیں ان کیلئے تہجد میں داخل ہونے کا ایک راستہ کھل جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر اگر عام دنوں میں تہجد پڑھنے کی کوشش کی جائے تو ہو سکتا ہے بعض طبیعتوں پر گراں گزرے مگر رمضان میں جب اٹھنا ہی اٹھنا ہے تو روحانی غذا بھی کیوں انسان ساتھ شامل نہ کر لے۔ اس لئے اسے اپنا ایک دستور بنالیں اور بچوں کو بھی ہمیشہ تاکید کریں کہ اگر وہ سحری کی خاطر اٹھتے ہیں تو ساتھ دو نفل بھی پڑھ لیا کریں اور اگر روزے رکھنے کی عمر کو پہنچ گئے ہیں پھر تو ان کو ضرور نوافل کی طرف متوجہ کرنا چاہئے۔ یہ درست نہیں کہ اٹھیں اور آنکھیں ملتے ہوئے سیدھا کھانے کی میز پر آجائیں یہ رمضان کی روح کے منافی ہے۔ اور جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اصل برکت تہجد کی نماز سے حاصل کی جاتی ہے۔ اور امید ہے کہ اس کو اب رواج دیا جائے گا۔ بچوں میں بھی اور بڑوں میں بھی۔

میں نے پہلے بھی کئی دفعہ بیان کیا ہے قادیان میں جو بچپن ہم نے گزارا اس میں تو یہ تصور ہی نہیں تھا کہ کوئی شخص تہجد کے بغیر سحری کھانا شروع کر دے ناممکن تھا۔ بڑا ہو یا چھوٹا ہو وقت سے پہلے اٹھتا تھا اور توفیق ملتی تھی تو تہجد کے علاوہ قرآن کریم کی تلاوت بھی پہلے کرتا تھا پھر آخر پر سحری کیلئے وقت نکالا جاتا تھا اور سحری کا وقت تہجد اور تلاوت کے وقت کے مقابل پر ہمیشہ بہت تھوڑا سا رہتا تھا۔ بعض دفعہ جلدی جلدی کر کے ان کو کھانا کھانا پڑتا تھا کیونکہ اگر دیر میں آنکھ کھلی ہے تو کھانے کا حصہ نکالتے تھے تہجد کیلئے تہجد کا حصہ نکال کر کھانے کو نہیں دیا جاتا تھا۔ پس یہی وہ اعلیٰ رواج ہے جسے اس زمانہ میں بھی رائج کرنا چاہئے اور اس پر قائم رہنا چاہئے۔ خطبہ جمعہ 26 جنوری 1996

اللہ کی خاطر خرچ کرنے کی نیت سے خرچ کرنا لازم ہے جو رمضان کے مہینے میں خرچ کرتے ہیں اُن کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس خرچ سے ان کے مال میں کمی نہیں آئے گی

رمضان مبارک میں بہت زیادہ خرچ کرنے کی تلقین ہے اتنا زیادہ کہ آنحضرت ﷺ کے متعلق آتا ہے کہ آپ کی خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی رفتار تو تیز ہواؤں کی طرح تھی لیکن رمضان میں یوں لگتا تھا جیسے جھکڑ آگیا ہو ان ہواؤں کی رفتار اور بھی زیادہ تیز ہو جایا کرتی تھی اور بہت تیزی کے ساتھ آنحضرت ﷺ انفاق فی سبیل اللہ کرتے تھے۔ سوال یہ ہے کہ انفاق فی سبیل اللہ سے کیا فائدہ ہوتا ہے۔ کیا صرف مال نکلتا ہی ہے یا اللہ تعالیٰ اموال میں برکت کا بھی اسی کو ذریعہ بناتا ہے تو اس حدیث میں یہ نسخہ درج ہے اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ذاتی خواہش نہیں تھی کہ میں خدا کی راہ میں خرچ کروں اور جیسا کہ خدا نے وعدہ کیا ہے وہ مال کو بڑھائے، یعنی اپنی ذات کے لئے نہیں بلکہ قومی

اموال کو بڑھانے کیلئے رسول اللہ ﷺ کا یہ نسخہ تھا۔

اور یہ حقیقت ہے، ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انفاق ہی کی وجہ سے مسلمانوں کے قومی خزانے اتنے بھر دیئے گئے کہ پھر وہ ملک در ملک خدا کا یہ مالی فیض بھی بنی نوع انسان کو پہنچاتے رہے، غریبوں کو پہنچاتے رہے، اور وہ خزانے ختم ہونے میں نہیں آتے تھے۔ تو یہ وہ نسخہ ہے جو مال بڑھانے کا نسخہ ہے جو انفرادی لحاظ سے بھی اطلاق پاتا ہے۔ اس لئے وہ لوگ جو رمضان کے مہینے میں خرچ کرتے ہیں ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس خرچ سے ان کے مال میں کمی نہیں آئے گی اور بہت سے جماعت کے غرباء اس سے استفادہ کریں گے۔ خدا کی خاطر خرچ کریں، اللہ کی خاطر خرچ کرنے کی نیت سے خرچ کرنا لازم ہے۔ ایسا کریں گے تو اللہ تعالیٰ جو بہت زیادہ بندے کے شکر کا شکر ادا کرنے والا ہے وہ ایسے بندوں کے اموال میں برکت دے گا۔ خطبہ جمعہ 25 دسمبر 1998

جھوٹ روزے کا زہر قاتل ہے اگر جھوٹ کھالیا تو گویا سب کچھ روزے میں کھالیا اور روزے کا نام ونشان بھی باقی نہ رہا

جھوٹ کے خلاف ایک عالمی جہاد کی ضرورت ہے جو ہمارے گھروں سے شروع ہوگا ہمارے نفوس سے شروع ہوگا۔ جھوٹ کے خلاف جو جہاد کرنا ہے اُس کا جھنڈا جماعت احمدیہ کے ہاتھ میں تھمایا گیا ہے۔ اگر آپ نے اس جھنڈے کو گرنے دیا تو کوئی ہاتھ نہیں ہوگا جو اس کو اٹھا سکے گا اس لئے ساری دنیا میں جھوٹ کے خلاف جہاد جاری رکھیں اور یہ جہاد اپنے نفوس سے شروع ہوگا اپنے گھروں سے شروع ہوگا اور رمضان مبارک میں تو بالخصوص آپ کے لئے بہت اچھا موقع ہے کہ رمضان کی ہوائیں آپ کی تائید کر رہی ہیں۔

رمضان سچ کی ہوائیں چلاتا ہے اور یہ ہوائیں جو ہیں یہ آپ کی مددگار بن گئی ہیں۔ پس جھوٹ سے خود بھی اجتناب کریں اور اپنے بچوں پر بھی نظر رکھیں۔ اپنی بیوی پر اپنے ماحول اپنے گردوپیش پر اپنے دوستوں پر کہ اُن کی جو عادت بن گئی ہے روزمرہ جھوٹ بولنے کی اس سے وہ باہر نکل آئیں۔

رمضان مبارک میں جھوٹ کے خلاف اگر آپ جہاد کریں تو یاد رکھیں اس کے نتیجے میں آپ کے روزے میں بھی برکت ہوگی۔ آپ ویسے بھی تو خدا کی خاطر کھانے سے رک رہے ہیں پینے سے رک رہے ہیں مگر اگر ساتھ یہ جہاد بھی شروع ہو جائے جو جھوٹ کے خلاف ہے اُس جھوٹ کے خلاف ہے جو روزے کا زہر قاتل ہے اگر جھوٹ کھالیا تو گویا سب کچھ روزے میں کھالیا اور روزے کا نام ونشان بھی باقی نہ رہا۔ پس اگر آپ جہاد شروع کریں گے اور باریکی سے گردوپیش میں نظر رکھیں گے تو آپ کے روزے کی بھوک آپ کیلئے زیادہ ثواب لے کے آئے گی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبولیت کی شرط سچائی رکھ دی ہے پس جتنا آپ سچائی کی طرف آگے بڑھیں گے اتنا ہی آپ کے روزے مقبول ہوتے چلے جائیں گے۔ اور اس کے نتیجے میں آپ کو دنیا میں بھی یہ محسوس ہوگا کہ یہ روزہ آپ کیلئے روحانی صحت کا موجب بنا ہے۔ خطبہ جمعہ 9 فروری 1996

افطاریاں صرف اپنے سے امیروں یا اپنے ہم پلہ ہی میں نہ پھرتی رہیں خدا کی خاطر تحفے دینے ہیں تو جو مجبور اور غریب ہیں اُن کو دیا کرو

اس میں کوئی شک نہیں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ سے یہ ثابت ہے کہ افطاری کروانا ایک نیکی کا کام ہے اور غریب کو روزہ رکھوانا بھی ایک نیکی کا کام ہے مگر قرآن کریم فرماتا ہے کہ ایسی نیکی نہ کرو فرماتا ہے لَا يَكُوْنَ دُوْلَةً بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ کہ جو خدا تعالیٰ نے تمہیں نعمتیں عطا فرمائی ہیں مختلف صورتوں میں بعض دفعہ خدا تعالیٰ اس زمانہ میں جہاد کے نتیجے میں بہت سی، کثرت سے دولتیں صحابہ کو عطا کرتا رہا تو اس کے مصارف کا بیان کرتے ہوئے یہ متوجہ فرمایا کَیْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةً بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ جب خدا تعالیٰ تمہیں باحیثیت بنائے تمہارے اموال میں برکت دے تو تحفے دینے کا اس دولتمند ہونے سے یا خدا تعالیٰ کی نعمتیں حاصل ہونے سے طبعی تعلق ہے۔ ہر امیر تو یہ نہیں کرتا بعض امیر تو اور بھی کنجوس ہوتے جاتے ہیں مگر عام طور پر جس کے اچھے دن آئیں جس کو خدا تعالیٰ کوئی نعمت عطا کرے وہ چاہتا ہے کہ اپنے بھائی کو بھی اس سے خوش کرے اس کا بھی حصہ ڈالے تو اس زمانے میں جب خدا تعالیٰ کسی قوم کے دن بدل رہا ہوتا ہے ان کو دنیاوی نعمتیں عطا کرتا ہے تو ایک دوسرے کو تحائف دینا ایک دوسرے کی ضرورتیں پوری کرنے کا جو رواج ہے یہ از خود تقویت پاجاتا ہے۔ اس تعلق میں فرمایا لیکن یہ یاد رکھنا کَی لا یکون دولۃ بین الاغنیآء منکم یہ نہ ہو کہ تم امیروں کو ہی بھیجتے رہو چیزیں جب خدا نعمتیں عطا کرتا ہے تو وہ دولت جو امیروں کی سطح پر اوپر اوپر گھومتی رہے اس کا خدا سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ تمہارے معاشرتی تقاضے ہیں تمدنی تقاضے ہیں جب تم ایک خاص سوسائٹی سے تعلق رکھتے ہو تو آپس میں ایک دوسرے کو تحفے دینا یہ خدا کی خاطر نہیں ہوا کرتا۔ بلکہ اگر خدا کی خاطر تحفے دینے ہیں تو اوپر سے نیچے کی طرف تحفے بہاؤ۔ اور وہ لوگ جو مجبور اور غریب ہیں اگر پوری طرح نہیں تو نسبتاً غریب ہیں ان کو دیا کرو۔

افطاری کی دعوتوں سے بعض دفعہ بالکل برعکس نتیجہ ظاہر ہوتا ہے مجلسیں لگ جاتی ہیں عبادتیں ضائع ہونے لگتی ہیں افطاری کی مجلسوں کو میں نے کبھی ذکر الٰہی کی مجلسوں میں تبدیل ہوتے نہیں دیکھا

افطاری کی دعوتوں سے متعلق میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ افطاری ایک تو انسان بنا کر کسی کے گھر بھجوا دیتا ہے تاکہ اس دن دعا میں ان کو بھی شامل کر لیا جائے وہ دیکھیں کہ فلاں نے ہم سے اتنا پیار اور محبت کا سلوک کیا تو رمضان کی دعاؤں میں ایک یاددہانی کا کام بھی دیتی ہے افطاری، مگر جب آپ افطاری کی دعوتیں کرتے ہیں تو بعض دفعہ بالکل برعکس نتیجہ ظاہر ہوتا ہے۔ بجائے اس کے کہ روزہ کھول کے انسان ذکر الٰہی میں مصروف ہو قرآن کریم کی تلاوت کرے جو تراویح پڑھتے ہیں وہ تراویح کے لئے تیار ہو کر جائیں اس کی بجائے مجلسیں لگ جاتی ہیں جو بعض دفعہ اتنی لمبی چل جاتی ہیں کہ عبادتیں بھی ضائع ہونے لگتی ہیں اور اگر اس دن کی عشاء کی نماز پڑھ بھی لیں وقت کے اوپر تو دوسرے دن کی تہجد کی نماز پر اثر پڑ جائے گا۔

تو اس لئے میں ذاتی طور پر افطاریاں کرنے کا قائل ہی نہیں ہوں۔ ربوہ میں بھی میرا یہی دستور تھا کہ اگرچہ لوگ بہت اصرار کیا کرتے تھے مگر میں اسی اصرار کے ساتھ معذرت کر دیا کرتا تھا کہ رمضان کے مہینے میں یہ مشاغل کرنا اس قسم کے یہ میرے نزدیک رمضان کے مقاصد سے متصادم ہے اس سے ٹکرانے والی بات ہے۔ تو جو افطاریاں ہو چکیں پہلے ہفتے میں ہو گئیں آئندہ سے توبہ کریں اور مجالس نہ لگائیں گھروں میں، مجالس وہی ہیں جو ذکر الٰہی کی مجلسیں ہیں اور افطاری کی مجلسوں کو میں نے نہیں کبھی ذکر الٰہی کی مجلسوں میں تبدیل ہوتے دیکھا پھر وہ سجاوٹ کی مجلسیں بن جاتی ہیں، اچھے کپڑے پہن کے عورتیں بجے جاتے ہیں وہاں خوب پھر گپیں لگائی جاتی ہیں، کھانے کی تعریفیں ہوتی ہیں اور طرح طرح کی نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور دوسرے دن اپنے تہجد کو ضائع کر دیتے ہیں اور پھر بے ضرورت باتیں بہت ہوتی ہیں تو افطاری کا جو بہترین مصرف ہے وہ یہی ہے جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ حتی المقدور یعنی منع تو نہیں ہے کہ اپنے ہم پلہ لوگوں کو جو دولت کے لحاظ سے یا اپنے سے بہتر لوگوں کو بھی تحفہ دیں قرآن کریم نے یہ منع نہیں فرمایا کہ آپس کے ایک ہی دائرے میں بالکل نہیں کچھ بھیجنا۔ یہ فرمایا ہے کہ وہیں کا نہ ہو رہو۔ ایسے تحائف نہ دو کہ صرف ایک طبقے کے لئے خاص ہو جائیں اور وہ ایک دائرے میں گھومتے پھریں اور اوپر سے نیچے کی طرف اور نیچے سے اوپر کی طرف حرکت نہ کریں۔ تو ایک صحت مند جو خدا تعالیٰ نے نظام جاری رکھا ہے Ventilation کا وہ اس افطاری کے تعلق میں بھی پیش نظر رہنا چاہئے۔ اور اس طرح اگر آپ کچھ نہ کچھ نئے لوگوں کو بھی ڈھونڈ لیں جو آپ کے دائرے سے باہر ہیں اور نسبتاً غریبانہ حالت ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہ بات ایک مزید نیکی کا موجب بنے گی۔

روزے میں کھانا کم کرنا لازم ہے کھانا کم کئے بغیر جو اعلیٰ مقصد ہے روزے کا وہ پورا نہیں ہو سکتا

...... بھوکے رہتے ہو تو سارا دن یہ سوچ کر نہ گزارنا کہ جب روزہ ختم ہوگا تو پھر یہ یہ نعمتیں کھاؤں گا اتنا زیادہ کھاؤں گا کہ سارے روزے کی کسر مٹا دوں گا۔ بلکہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں صُوْمُوْا تَصِحُّوْا روزے رکھو تاکہ تمہاری صحت اچھی ہو اور صحت اچھی تبھی ہو سکتی ہے کہ اگر آپ روزوں سے یہ سبق سیکھیں کہ ہم جو بہت زیادہ کھایا کرتے تھے بڑی سخت بے وقوفی تھی رمضان نے ہمیں یہ کھانے کا سلیقہ سمجھا دیا ہے درحقیقت اس سے بہت کم پر ہمارا گزارہ ہو سکتا ہے جو ہم پہلے کھایا کرتے تھے تو اپنی خوراک بچاؤ اور اس کے ساتھ اپنی صحت کی حفاظت کرو۔

اب امر واقعہ یہ ہے کہ اس سے بہتر ڈائٹنگ کا اور کوئی طریق نہیں ہے جو روزوں نے ہمیں سکھایا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس مضمون پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں کہ روزے میں کھانا کم کرنا لازم ہے کیونکہ کھانا کم کئے بغیر جو اعلیٰ مقصد ہے روزے کا وہ پورا نہیں ہو سکتا۔ یعنی صرف یہ نہیں کہ کچھ وقت بھوکے رہنا ہے بلکہ دونوں کناروں پر بھی صبر سے کام لو اور نسبتاً اپنی غذا تھوڑی کرتے چلے جاؤ فرماتے ہیں اس کے بغیر انسان کی توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں ہو سکتی۔ ذکر الٰہی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ذکر الٰہی ایک روحانی غذا ہے اور روزمرہ کا کھانا ایک جسمانی غذا ہے۔ تو رمضان کی برکت یہ ہے یا روزوں کی برکت یہ ہے کہ وہ جسمانی غذا سے ہماری توجہ روحانی غذا کی طرف پھیر دیتے ہیں اور ذکر الٰہی میں ایک لطف آنا شروع ہو جاتا ہے اور وہ روحانی لطف ہے جو آپ کی روح کو تروتازہ کرتا ہے، اس کی مضبوطی کا انتظام کرتا ہے اور جسم پہ جو زائد چربیاں چڑھی تھیں ان کو پگھلاتا ہے۔ خطبہ جمعہ 17 جنوری 1997

(مرتبہ منصور احمد)

جلسہ سالانہ یو.کے. 2003ء کے موقع پر

پریس اینڈ پبلیکیشن ڈیسک کی رپورٹ

........محترم رشید احمد صاحب چوہدری انٹرنیشنل پریس سیکرٹری لندن........

جلسہ سالانہ یو.کے. خلیفۃ المسیح کی شمولیت کی وجہ سے مرکزی حیثیت اختیار کر جاتا ہے۔ چار ماہ پہلے سے ہی اس کے لئے تیاریاں شروع ہو جاتی ہیں۔ امسال خاکسار کے ساتھ عزیزم سلیم اللہ کاہلوں، مکرم مبارک صدیقی، مکرم عبدالکریم، عزیزم مشہود قمر احمد، مکرم چوہدری کرامت اللہ، مکرم مرزا احمد منان اور مکرم سعادت اعوان معاونین تھے اور جلسہ کے دنوں میں جرمنی سے عرفان احمد خان، سویڈن سے قریشی فروز محی الدین، ہالینڈ سے محمود احمد اور ان کے بیٹے مشہود احمد اور کینڈا سے چوہدری ناصر احمد نے مختلف فرائض سرانجام دیے۔ ان کے علاوہ مکرم محترم مسعود احمد دہلوی سابق ایڈیٹر الفضل اور مکرم محترم منیر احمد خادم ایڈیٹر بدر بھی گاہے بگاہے پریس ڈیسک کے دفتر تشریف لاتے رہے اور مفید مشوروں سے نوازتے رہے۔

جماعت احمدیہ یوکے کے ناظم پریس مکرم ڈاکٹر بشارت نذیر صاحب اور انکی ٹیم نے بھی جلسہ سالانہ کی پبلسٹی کے لئے کافی محنت کی۔

ماہ جولائی کے آغاز سے ہی ہم نے مختلف اخبار نویسوں اور ایڈیٹروں سے رابطہ کیا۔ بعض کے ساتھ ان کے دفاتر میں جاکر ملاقات کی گئی اور جلسہ سالانہ کی اہمیت کو واضح کیا گیا۔ دورے کرنے سے پہلے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی گئی تا کہ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور ہماری حقیر کوششوں میں برکت ڈالے۔ امسال پریس ڈیسک کی طرف سے دنیا کے 150 سے زئد اخبارات اور نیوز ایجنسیوں کو جلسہ سالانہ کے متعلق پریس ریلیز بھجوائی گئی۔ الحمدللہ امسال جلسہ سالانہ کی کوریج نہایت عمدہ طور پر برطانیہ کے اخبارات کے علاوہ دوسرے ممالک میں بھی ہوئی۔

ابتک کی اطلاع کے مطابق پاکستانی اخبارات کے علاوہ جن اخبارات میں جلسہ کی خبریں شائع ہوئیں اُن کے نام یہ ہیں:-

ڈیلی ٹائمز لندن، ڈیلی ٹیلیگراف لندن، انڈیا ویکلی لندن، انڈیا لنک، ویکلی فارنہم پریڈ، ویکلی ایشین پوسٹ، ڈیلی مررسری لنکا، آلڈرشاٹ نیوز فار نبرا میل، کشمیر ٹائمز لندن، بی بی سی اردو سروس، بی بی سی ٹی وی، پاکستان پوسٹ، سن رائز ریڈیو، ایشین افیئر ز، ماریشش نیوز، روزنامہ جنگ لندن، روزنامہ اوصاف جرمنی، روزنامہ اوصاف لندن، روزنامہ نیشن لندن، ہفت روزہ نوائے وقت لندن، روزنامہ ہند سماچار جالندھر، روزنامہ دینک جاگرن جالندھر، روزنامہ امر اُجالا چنڈی گڑھ، روزنامہ اکالی پتریکا جالندھر، روزنامہ جگ بانی پنجابی، روزنامہ پنجاب کیسری (ہندی) دہلی، روزنامہ اجیت پنجابی۔

چونکہ انڈیا اور پاکستان سے کافی تعداد میں غیر احمدی ملاں ماہ جولائی تک انگلستان پہنچ جاتے ہیں اور ان کی طرف سے برطانیہ کے مختلف شہروں میں ختم نبوت کانفرنسوں کا انعقاد شروع ہو جاتا ہے جن میں وہ ہرسال جماعت احمدیہ کے عقائد کے بارہ میں غلط بیانی کرکے عوام کو گمراہ کرنے اور جماعت احمدیہ سے بدظن کرنے کی کوشش کرتے ہیں اسلئے پریس ڈیسک کی طرف سے جلسہ سالانہ کی پریس ریلیز کے ساتھ ہی ان مخالفین کے اعتراضات کے جواب بھجوا دئے جاتے ہیں۔ چنانچہ امسال بھی روزنامہ نیشن اور ہفت روزہ نوائے وقت نے اپنی 25 جولائی کی اشاعت میں کافی تفصیل کے ساتھ ان اعتراضات کے جواب شائع کئے۔ ان دونوں اخبارات نے جماعت احمدیہ پر اس بہتان کا کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات نیز امت مسلمہ کے بزرگان کے اقوال درج کرکے جواب دیا اور جماعت احمدیہ کا عقیدہ واضح کیا۔

اس کے علاوہ مولویوں نے امسال اپنے جلسوں میں مباہلہ کے موضوع کو بھی اُچھالا اور امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس کو مباہلہ کے لئے بلایا اس کا جواب بھی ہماری طرف سے دیا گیا۔ ہم نے واضح کیا کہ مباہلہ کا مقصد خدا تعالیٰ سے فیصلہ طلبی ہے کہ وہ کس کے ساتھ ہے کس فریق کو نوازتا ہے اور کس فریق کو نامراد کرتا ہے۔ ہم نے بتایا کہ جماعت احمدیہ کی دنیا کے کونے کونے میں ترقی اور وسعت اور نئے نئے ملکوں میں جماعت احمدیہ کے قیام سے ہر شخص پر واضح ہو جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کس گروہ کو اپنے فضلوں سے نواز رہا ہے اور کس گروہ کے حصہ میں ناکامی و نامرادی آرہی ہے۔ نیز امسال اہلسنت کے علماء نے یہ پروپگنڈا بھی کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ

احمدیت ایسے جہاد کی قائل نہیں کہ جس میں دوسروں پر زبردستی اپنے عقائد یا خیالات تھوپے جائیں۔ یہ اس بات کی قائل ہے کہ کسی بندے کو یہ حق حاصل نہیں کہ توہین رسالت کی سزا مقرر کرے۔

السلام نے پیر مہر علی شاہ گولڑوی کو مباہلہ کا پیغام بھیجا تھا مگر پھر راہ فرار اختیار کر لی تھی۔ جواباً ان دونوں اخبارات میں تاریخی حقائق کا حوالہ دے کر یہ شائع کرایا گیا کہ پیر صاحب کو حضور اقدس کے چیلنج کو قبول کرنے کی توفیق نہ ملی اور وہ مختلف حیلے بہانے کر کے راہ فرار اختیار کرتے رہے۔ اُن کے اپنے دعویٰ کے باوجود کہ خدا تعالیٰ نے انہیں قرآن مجید کی تفسیر کرنے کی قدرت بخشی ہے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انہیں تفسیر نویسی کا چیلنج دیا تو وہ باوجود لمبی عمر کے سورہ فاتحہ تک کی کوئی تفسیر نہ لکھ سکے جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شرائط کے مطابق عربی زبان میں ایک لاثانی تفسیر لکھی جو 'اعجاز المسیح' کے نام سے شائع کی گئی۔

ذیل میں صرف چند اخبارات کی رپورٹوں کے خلاصے درج کئے جاتے ہیں:-

☆...... **روزنامہ جنگ لندن:-** روزنامہ جنگ لندن اپنی 21 جولائی 2003 کی اشاعت میں جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے انعقاد کی خبر دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ مرزا مسرور احمد نے جہاں انگلستان کے پیروکاروں کو تلقین کی ہے کہ وہ جلسہ سالانہ میں آنے والے مہمانوں کا خاص خیال

امام جماعت احمدیہ نے نصیحت کی کہ ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھیں۔ خوش خلقی کے اعلیٰ معیار کو برقرار رکھیں۔ کوئی سچا مومن نہیں ہوسکتا اگر اس کا دل نرم نہ ہو۔

رکھیں اور اُن کی بے لوث خدمت کریں وہاں انہوں نے آنے والے مہمانوں کی بھی ہدایت کو کہ وہ جلسہ کے کارکنان سے عزت سے پیش آئیں۔ جلسہ کی اہمیت واضح کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس جلسہ کو عام میلوں کی طرح نہ سمجھیں۔ کاروائی غور سے سنیں۔ ان ایام کو دعاؤں میں گذاریں۔ نمازوں کا خاص اہتمام کریں۔ ایک دوسرے کو مسکراتے ہوئے ملیں اور السلام علیکم کہنے کا رواج دیں۔

☆...... **روزنامہ نیشن انگریزی:-** روزنامہ نیشن (انگریزی) نے اپنے ویک اینڈ ایڈیشن مورخہ 26 جولائی کو امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا مسرور احمد کے خطبہ جمعہ کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا کہ 1903 میں حضرت مرزا غلام احمد کو وحی ہوئی تھی کہ باوجود مخالفین کے ایڑی چوٹی کا زور لگانے کے احمدیت کا غلبہ ہوگا اور مخالفین ناکامی و نامرادی کا شکار ہو جائیں گے۔

یہی روزنامہ اردو سیکشن میں خبر دیتا ہے کہ جلسہ کے پہلے دن 22 ہزار افراد جلسہ میں شریک ہوئے۔ امام جماعت احمدیہ نے نصیحت کی کہ ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھیں۔ خوش خلقی کے اعلیٰ معیار کو برقرار رکھیں۔ کوئی سچا مومن نہیں ہوسکتا اگر اس کا دل نرم نہ ہو۔ کسی دوسرے بھائی کے لئے اپنا حق چھوڑنا مقبول الٰہی ہونے کی علامت ہے۔ غصہ کو پی جانا جوانمردی کی نشانی ہے۔

☆...... **روزنامہ اوصاف فرینکفرٹ جرمنی:-** روزناقہ اوصاف فرینکفورٹ جرمنی اپنی 28 جولائی کی اشاعت میں نامہ نگار قمر احمد عطاء کے حوالے سے لکھتا ہے کہ امام جماعت احمدیہ جو کہ جماعت احمدیہ کے پانچویں سربراہ ہیں جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے ممبران جماعت کو نصیحت کی کہ انسان کو تقویٰ کے حصول کے لئے کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ تقویٰ پر عمل کرنے والوں کے ساتھ خدا ہوتا ہے اور تقویٰ اللہ تعالیٰ کی راہ میں تکالیف و مصائب اٹھا کر حاصل کیا جاتا ہے۔ خواتین کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے اولاد کی تربیت ان کے بچپن سے ہی کرنے کی تلقین کی۔ انہوں نے کہا کہ بچوں کو نیکی کی عادت بچپن میں ہی ڈالنی چاہئے۔ بالخصوص نماز کی عادت۔

ہفت روزہ پاکستان پوسٹ لندن نے لکھا کہ جلسہ کا افتتاح جمعہ کے روز امام جماعت احمدیہ مرزا مسرور احمد نے کیا۔ اپنے خطاب میں انہوں نے عالمگیر جماعت احمدیہ کو دعاؤں کی طرف توجہ دلائی اور کہا کہ ہر کام دعا سے ہی شروع کیا جائے اور دعا پر ہی ختم کیا جائے۔ انہوں نے حاضرین جلسہ کو کہا کہ جلسہ کی برکات سے کماحقہ فائدہ اُٹھانا چاہئے تا کہ ایمان، یقین اور معرفت میں ترقی ہو۔

☆...... **ماہوار میگزین انڈیا لنک (انگریزی):-** جلسہ سالانہ کی خبر دیتے ہوئے جماعت احمدیہ کا تعارف یوں کرواتا ہے ''احمدیہ مسلم کمیونٹی کی بنیاد حضرت مرزا غلام احمد (1835-1908) نے ایک چھوٹے سے قصبہ قادیان میں 1889 میں رکھی حضرت مرزا غلام احمد اس زمانہ کے مصلح ہیں۔ احمدیت انسانی بھائی چارے کی قائل ہے اور دنیا میں محبت، دلائل اور رواداری سے کام لیتے ہوئے امن کی متمنی ہے۔ یہ ایک خالصتاً روحانی تنظیم ہے جس کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔ دنیا میں احمدیت امن پسندی اور ملکی قوانین کی پابندی کی وجہ سے مشہور ہے۔ یہ آزادی مذہب اور آزادی ضمیر ہر فرد کا حق سمجھتی ہے اور عقائد یا مذہب کے معاملے میں کسی جبر کو جائز نہیں سمجھتی۔

احمدیت ایسے جہاد کی قائل نہیں کہ جس میں دوسروں پر زبردستی اپنے عقائد یا خیالات تھوپے جائیں۔ یہ اس بات کی قائل ہے کہ کسی بندے کو یہ حق حاصل نہیں کہ توہین رسالت کی سزا مقرر کرے۔

☆...... **دی ٹائمز لندن:-** دی ٹائمز لندن نے اپنی 26 جولائی کی اشاعت میں جلسہ کے بارہ میں ایک مفصل رپورٹ شائع کی جس میں بتایا گیا کہ سرے (Surrey) میں منعقد ہونے والے اجتماع میں 30 ہزار مسلمانوں نے شرکت کی۔ یہ اجتماع اسلام آباد کی 30 ایکڑ گراؤنڈ میں منعقد ہوا۔ جلسہ گاہ میں ایک بینر (Banner) ''محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں'' لگا ہوا تھا۔ اور یہی پیغام ریڈیو لاؤڈ سپیکر اور ٹیلیویزن پر نشر ہو رہا تھا کہ دنیا میں امن قائم کیا جائے۔ جلسہ میں جماعت احمدیہ کے نئے منتخب شدہ امام حضرت مرزا مسرور احمد کا خطاب دنیا کی 12 زبانوں جرمن سے رشین تک نشر کرنے کا انتظام کیا گیا تھا اس نے لکھا کہ امیر جماعت احمدیہ انگلستان رفیق حیات صاحب کے مطابق یو کے میں تقریباً 20 ہزار احمدی بستے ہیں جبکہ دنیا میں احمدیوں کی تعداد دو سو ملین ہے۔

☆...... **ڈیلی ٹیلیگراف لندن** اپنی 26 جولائی کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ ٹلفورڈ میں

باقی صفحہ (16) پر ملاحظہ فرمائیں

مغربی بنگال کے دو سرکلوں میں مجالس انصار اللہ کے اجتماع

بنگال کے سرکل مرشد آباد کے علاقہ بھرتپور میں مجالس انصار اللہ کا یک روزہ سالانہ اجتماع کا انعقاد مورخہ 21 ستمبر 2003 بروز اتوار بھرتپور اور ابراہیم پور کے باہمی تعاون سے ہوا۔ جس میں 18 جماعتوں سے 45 انصار نے شرکت کی۔

(ضلع مرشد آباد میں سیلاب کی وجہ سے اکثر جماعت کے احباب شرکت سے قاصر رہے)

سارے پروگرام علمی مقابلہ جات پر مشتمل تھے۔ اور اجتماع کے اختتام پر مکرم جناب محمد مشرق علی صاحب صوبائی امیر بنگال آسام کے ہاتھوں مقابلہ میں پوزیشن لانے والے انصار کو انعامات دیئے گئے اس اجتماع کے سارے اخراجات جماعت ابراہیم پور اور بھرتپور نے برداشت کئے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ پروگرام نہایت کامیاب رہا۔

اسی طرح سرکل بیربھوم کے سنٹر نل ہٹی میں انصار اللہ کا نہایت کامیاب سالانہ اجتماع ہوا۔ جس کے اختتام پر پوزیشن لانے والے انصار کی خدمت میں مکرم جناب محمد مشرق علی صاحب امیر جماعت بنگال آسام نے انعامات تقسیم کئے۔ اس اجتماع کے کل اخراجات سرکل نل ہٹی نے کئے۔ اس اجتماع میں ۲۲ جماعتوں سے ۶۳ انصار نے شرکت کی جس کا انعقاد ۲۳ ستمبر ۲۰۰۳ کو ہوا دعا ہے اللہ تعالیٰ ان جماعتوں کو مزید کامیابیوں سے ہمکنار فرمائے۔ (محمد فیروز الدین انور ناظم مجلس انصار اللہ بنگال و آسام)

ستی کے (پنجاب) میں خدام کا تربیتی جلسہ

مورخہ 1.8.03 کو مسجد احمدیہ ستی کے میں محترم سرکل انچارج صاحب لدھیانہ کی زیر صدارت ایک تربیتی جلسہ ہوا۔ تلاوت کے بعد بچوں کی تعلیم و تربیت کے موضوع پر مکرم سید اقبال صاحب خادم سلسلہ مالیر کوٹلہ مکرم صدر اجلاس نے جماعت احمدیہ کی غرض و غایت اور ہماری ذمہ داریوں کے تعلق سے تقریر کی اس پروگرام میں غیر مسلم بھائیوں نے بھی شرکت فرمائی تقریر کے بعد مجلس سوال و جواب ہوئی آخر پر مٹھائی تقسیم کی گئی۔ مکرم درشن خاں اور مکرم ماگی خاں نے مہمانوں کے کھانے کا انتظام کیا۔ (چودھری ارشاد احمد پنکو خادم سلسلہ ستی کے)

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جماعت احمدیہ بھدرواہ کو حسب دستور ماہانہ جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانے کی سعادت نصیب ہوئی جلسہ کی کارروائی بعد نماز ظہر احمدیہ مسجد بھدرواہ میں زیر صدارت مکرم شاہ چنگیز مبلغ سلسلہ بھدرواہ شروع ہوئی۔ صدر اجلاس نے آنحضرت صلعم کی سیرت طیبہ کے ایک پہلو بچوں سے شفقت و محبت کے متعدد پہلو احباب کے سامنے رکھے۔

بلاری (کرناٹک) میں نو مبائع جماعت میں پہلا تربیتی جلسہ

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے دیودرگ سرکل کرناٹک کے تحت تعلیم و تربیت کا کام مختلف منصوبوں کے ساتھ احسن رنگ میں جاری ہے۔ اس سلسلہ میں نو مبائعین جماعتوں میں تربیتی جلسوں کا انعقاد بھی کیا جارہا ہے۔ گزشتہ دنوں 12 ستمبر کو جماعت احمدیہ بی مٹی ضلع بلاری میں ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ جلسہ بعد نماز مغرب شروع ہوا۔ محترم ٹی ارشاد احمد صاحب معلم سلسلہ نے تلاوت کی اس کے بعد خاکسار نے بحیثیت حضرت مسیح موعودؑ نظام جماعت اور قرآن مجید کی اہمیت کے موضوع پر کلاس دیا۔ اس کے بعد حاضرین جلسہ کو سوال کرنے کا موقع دیا۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بعض نو مبائعین نے جماعت میں چندوں کے نظام اور آمد و خرچ کے متعلق سوالات کئے جس کے جواب دینے پر بیحد خوش ہوئے۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پزیر ہوا۔ اللہ کے فضل سے اس نو مبائع جماعت میں یہ پہلا تربیتی جلسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام نو مبائعین حضرات کو استقامت بخشے اور نظام جماعت کو جلد سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (ایم اے محمود احمد سرکل انچارج دیودرگ)

حیدر آباد کی ذیلی تنظیموں کی نمایاں کارکردگی اور درخواست دعا

امسال قادیان میں منعقدہ سالانہ اجتماعات مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ و لجنہ اماء اللہ انصار اللہ بھارت کے موقعہ پر جماعت احمدیہ حیدر آباد کو سالانہ کارگذاری میں نمایاں پوزیشن حاصل ہوئی۔ علی الترتیب مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد کو اوّل پوزیشن جبکہ مجلس اطفال الاحمدیہ کو سوم مجلس انصار اللہ کو دوم اور لجنہ اماء اللہ کو دوم پوزیشن ملی۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز جماعت احمدیہ حیدر آباد کیلئے مبارک کرے اور مزید روحانی ترقیات سے سرفراز فرمائے۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔

(مقصود احمد بھٹی مبلغ انچارج حیدر آباد)

سالانہ اجتماع وقفِ نو قادیان

اللہ کے فضل سے اس وقت قادیان دارالامان میں ۲۷۰ سے زائد واقفات و واقفین نو بچے ہیں۔ مورخہ ۲۶-۹-۰۳ سے لیکر ۳۰-۹-۰۳ تک سالانہ اجتماع کے سلسلے میں مختلف اوقات میں واقفین و واقفات نو کے گروپ بنا کر علمی و ورزشی مقابلہ جات الگ الگ مقامات پر کروائے گئے۔ اسی طرح واقفات نے بھی پردے کی رعایت سے سیکرٹریز کی نگرانی میں بعض دلچسپ کھیلوں میں حصہ لیا۔ مورخہ ۲؍اکتوبر بروز جمعرات صبح باجماعت نماز تہجد ادا کی گئی۔ واقفات نے بیت الفکر و بیت الذکر میں نماز ادا کی جبکہ واقفین نے مسجد مبارک میں ادا کی نماز تہجد مکرم مولوی محمد حکیم محمد دین صاحب نے پڑھائی محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب چیئرمین وقف نو بھارت و امیر جماعت قادیان بھی شریک ہوئے۔ نماز فجر کے بعد محترم حکیم محمد دین صاحب نے وقف نو کے متعلق درس دیا اُس کے بعد مسجد میں بچوں نے اجتماعی تلاوت کی بعدۂ ۶ بجے مزار مبارک پر اجتماعی دُعا محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے کرائی جس میں کثیر تعداد میں واقفین و واقفات نے شرکت کی۔

دن کے دو بجے جامعہ احمدیہ کے ہال اور تعلیم الاسلام ہائی اسکول کے برآمدے میں جملہ واقفین و واقفات کیلئے ایک اجتماعی دعوت کا اہتمام کیا گیا تھا حضرت امیر صاحب نے اجتماعی دُعا کرائی۔

اختتامی تقریب، تقسیم انعامات و یوم والدین

بعد نماز مغرب و عشاء جامعہ احمدیہ کے صحن میں اختتامی تقریب زیر صدارت مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح و ارشاد منعقد ہوئی۔ مستورات کیلئے جامعہ احمدیہ کے ہال میں انتظام کیا گیا تھا ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست ہال میں اس تقریب کی کارروائی دکھائی گئی۔ عزیز سعید الدین حامد کی تلاوت قرآن پاک سے اس تقریب کا آغاز ہوا اس کے بعد B گروپ کی واقفات نے ایک ترانہ پیش کیا بعدۂ خاکسار محمد یوسف انور سیکرٹری وقفِ نو قادیان نے وقف نو والدین کو اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے خطباتِ وقف نو کی روشنی میں بہت سے امور کی طرف توجہ دلائی ان واقفین و واقفات کی صحیح رنگ میں نگرانی و تربیت کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی۔ اس کے بعد مکرم صدر جلسہ نے بھی وقف نو بچوں اور اُن کے والدین سے خطاب فرمایا اور بعض ضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔

آخر میں تمام اُن بچوں کو جنہوں نے مختلف مقابلہ جات میں حصہ لیا تھا انعام دیا گیا۔ خاص کر اوّل دوئم سوئم آنے والوں کو صدر جلسہ نے انعامات تقسیم کئے۔ جبکہ مکرم حاجی رشید الدین صاحب صدر عمومی قادیان نے اُن افراد کو جنہوں نے سال بھر سیکرٹری صاحب وقفِ نو کے ساتھ تعاون کیا کو انعامات سے نوازا قریباً رات دس بجے دُعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر لحاظ سے جملہ بچوں کیلئے بابرکت ثابت کرے۔

(محمد یوسف انور سیکرٹری وقفِ نو قادیان)

درخواست دُعا

مندرجہ ذیل افراد کی دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے اور تمام مرادوں کے حصول کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔

حافظ صالح محمد الہ دین اعانت -/400 محمد احمد صاحب جلال کوچہ چندر آباد -/100 شمس الدین صاحب چنتہ کنٹہ -/50 الطاف احمد صاحب -/25 سیٹھ وسیم احمد صاحب -/200 پی ایم محمد رشید صاحب مبلغ چنتہ کنٹہ -/50 محمد عبدالحی صاحب مرحوم چنتہ کنٹہ -/50 محمود احمد صاحب رفیع -/50 (ادارہ بدر)

- میرے بڑے لڑکے میاں ضیاء احمد خاں یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کرکے Post Doctorate کیلئے کوشش کر رہے ہیں۔ دوسرے لڑکے میاں تنویر احمد خان اور تیسرے لڑکے میاں توحیف احمد خاں بھی علی گڑھ سے B.Tech. Mechaniccal کرکے سروس کر رہے ہیں۔ لڑکی امۃ القدس عارفہ اڑیسہ میں Electronic & Telecom میں ڈپلومہ کر رہی ہیں۔ ان سب کی نمایاں کامیابی روشن مستقبل اور دین کے نیک خادم بننے کیلئے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر -/100)

محمد ظفر اللہ خان بھونیشور اڑیسہ

- خاکسار کے بیٹے کا اپریشن ہوا ہے کامل شفاء یابی کیلئے کافی عرصہ سے خاکسار بھی بیمار چلا آرہا ہے۔ صحت و سلامتی والی درازی عمر اور بچوں کے روشن مستقبل کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر -/50 روپے۔ (مطیع الرحمٰن محمود آباد کیرنگ اڑیسہ)

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکاف عبدہ
Manufacturers of :
All Kinds of Gold and Silver Ornaments
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

جماعت احمدیہ غانا کے تحت

جلسہ یوم مسیح موعودؑ کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ: فہیم احمد خادم۔ مبلغ سلسلہ ایسارچر۔ غانا)

۲۳؍مارچ کا دن دنیا بھر کی جماعتوں کی طرح غانا میں بھی پورے اہتمام کے ساتھ منایا جاتا ہے۔ جماعت، سرکٹ اور ریجن کی سطح پر یوم مسیح موعود منایا جاتا ہے۔ اس روز پیشگوئی حضرت مسیح موعودؑ کے کارنامے اور آپ کے ہاتھ پر ظاہر ہونے والے خدائی نشانات پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔ امسال اس روز جماعت احمدیہ کے ہیڈکوارٹرز واقع 'اکرا' (Accra) میں بھی یہ دن شایان شان طریق پر منایا گیا۔ اس میں اکرا اور ٹیما (Accra & Tema) کے احمدی احباب نے شرکت کی۔ یہ جلسہ مولانا عبدالوہاب بن آدم امیر جماعت احمدیہ غانا کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس مرکزی جلسہ کی مختصر رپورٹ ہدیہ قارئین ہے۔

اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ تلاوت اور قصیدہ کے بعد مکرم عبدالوہاب بن آدم امیر و مبلغ انچارج غانا نے جلسہ کا تعارف کروا۔

اس تعارف کے بعد اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولوی محمد بن صالح نائب امیر ثانی کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان ''پیشگوئی حضرت مسیح موعودؑ'' تھا۔

آپ نے حضرت مسیح موعود کی آمد کی دو علامتوں پر روشنی ڈالی۔ آپ نے صحیح مسلم کے حوالہ سے فرمایا کہ ابوہریرہ کی روایت ہے کہ آنحضور نے فرمایا: ''لا تقوم الساعة حتي تطلع الشمس من مغربها۔ قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ کرے''۔ حضرت علیؓ نے فرمایا: ''الشمس الطالعه من مغربها سے مراد حضرت امام مہدی کا وجود ہے''۔

آپ نے فرمایا کہ امام مہدی کی آمد کی یہ ایسی شاندار علامت ہے جو پوری شان کے ساتھ پوری ہوئی ہے اور دن بدن اک نئی شان کے ساتھ پوری ہوتی چلی جارہی ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ مغرب، ہمیشہ اسلام کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اسلام سے بے حد دور ہے۔ آنحضورؐ کی مراد یہ تھی کہ امام مہدی بالخصوص مغرب میں اسلام کی تبلیغ کریں گے گویا اسلام کا سورج امام مہدی کے زمانہ میں مغرب سے طلوع کرے گا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے ایک کشف میں دیکھا کہ آپ انگریزی زبان میں اسلام پر لیکچر دے رہے ہیں اور یہ لیکچر یورپ کے کسی ملک میں ہورہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ نے کچھ سفید پرندے بھی پکڑے ہیں۔

جماعت کی طرف سے لندن میں مسلمانوں کی پہلی مسجد، 'مسجد فضل لندن' کی تعمیر ہوئی۔ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں ہی انگریزی دانوں میں تبلیغ اسلام کے لئے رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی اشاعت کا آغاز ہوا۔ اس طرح وہ سارے سامان ہوئے جس سے یورپ میں تبلیغ ممکن ہوئی۔ آج کل خود ہمارے MTA کی بنیاد بھی یورپ میں رکھی گئی۔ یہ یورپ میں قائم شدہ وہ مسلمان ٹی وی ہے جو مغرب کے مرکز میں رہتے ہوئے نہ صرف مغرب بلکہ دنیا بھر میں اسلام کا پیغام پھیلا رہا ہے۔ امام مہدی کی آمد کی یہ علامت بڑی شان کے ساتھ ہر لحظہ وہر آن پوری ہوتی نظر آرہی ہے۔ مکرم مولوی صاحب نے طاعون کی آمد کو بھی حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کی نشانی کے طور پر پیش فرمایا۔

دوسری تقریر گریٹر اکرا کے مبلغ مکرم زیز الرحمٰن صاحب خالد کی تھی۔ آپ نے ''حضرت مسیح موعودؑ کی سوانح حیات'' پر مختصر روشنی ڈالی۔

آخر پر مکرم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مبلغ انچارج غانا نے صدراتی ریمارکس میں فرمایا کہ قبول احمدیت اور قربانی کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ آپ نے حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کے والد صاحب اور والدہ صاحبہ کی مثال دیتے ہوئے بتایا کہ حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحبؓ کے والد محترم انڈیا کے عظیم قانون دان تھے جنہوں نے امام مہدی کی آمد کی خبر سنی تو والدہ صاحبہ کو بتایا۔ والدہ صاحبہ نے کہا کہ مَیں چاہتی ہوں کہ خود جا کر مہدویت کے دعویدار کی باتیں سنوں۔ والد صاحب کہنے لگے خود جاؤ مگر مجھے بتائے بغیر بیعت نہ کرنا۔ والدہ صاحبہ قادیان گئیں۔ آپ حضرت مسیح موعودؑ کی صحبت میں بیٹھیں تو متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکیں۔ اور فوری طور پر بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہو گئیں۔ واپس تشریف لائیں تو والد صاحب کو ان کی بیعت کا پتہ چلا تو وہ بہت سیخ پا ہوئے۔ نوکرانی کو فوراً بلا کر کہا کہ فوری طور پر اس کا بستر میرے بستر سے الگ کردو۔ والدہ صاحبہ فرمانے لگیں۔ اچھا ہوا کہ تم ناراض ہو کر اپنا بستر میرے بستر سے علیحدہ کر رہے ہو۔ مَیں تو خود چاہتی تھی کہ تم میرے قریب نہ آؤ۔ مَیں نے تو امام مہدی کی بیعت کر لی ہے اور تم نے نہیں کی۔ اس بہادری اور جذبہ ایمان سے لبریز الفاظ کا والد صاحب کی طبیعت پر بے حد اثر ہوا۔ ان کی فراست نے والدہ کے ایمان کی چنگاری کا مشاہدہ کرلیا۔ بعد میں انہیں بھی حضرت امام مہدی علیہ السلام کی بیعت کا شرف حاصل ہوا۔ پس یہ وہ قوت ایمانی ہے جو ان میں پائی جاتی تھی جو احمدیت پر ایمان کی قدر و قیمت سے خوب واقف تھے۔ مکرم امیر صاحب نے حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہیدؓ کی مثال بھی پیش کی جنہوں نے دنیا کی ہر آسائش اور فخر کو ایمان کی خاطر قربان کردیا اور شہادت قبول کرلی۔ آخر میں مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی۔ اس اجلاس میں بعض افراد نے بیعت بھی کی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سچے فدائی پیروکار بنائے اور احمدیت کے خادم بنائے۔ آمین ☆......☆......☆

جماعت احمدیہ سویڈن کے واقفین نو کے

پہلے تاریخی اجتماع کا کامیاب انعقاد

(آغا یحییٰ خان۔ مبلغ سلسلہ سویڈن)

۱۳؍اپریل ۱۹۸۷ء جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک خاص اہمیت کا حامل دن ہے کیونکہ اس روز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے تائیدِ الٰہی سے ایک بے حد بابرکت تحریک کا آغاز فرمایا جو تحریکِ وقفِ نو کے نام سے موسوم ہے۔ اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے دنیا کے ملک ملک سے احبابِ جماعت نے بڑے جذبے سے اپنے جگر گوشوں کو خدا کے حضور پیش کرنے کی سعادت پائی۔

ان بچوں کی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری والدین اور نظامِ جماعت پر ہے۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ سویڈن کو پہلا وقفِ نو کا اجتماع مورخہ ۴،۵،۶؍جولائی ۲۰۰۳ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کرانے کی توفیق ملی، الحمدللہ علیٰ ذالک۔

۴؍جولائی بروز جمعۃ المبارک تین بجے اس اجتماع کی افتتاحی تقریب ہوئی جس میں تلاوت نظم وقفِ نو بچوں نے کی اور سیکریٹری صاحب وقفِ نو نے رپورٹ پیش کی اس تقریب کے اختتام پر مکرم نیشنل امیر صاحب نے بچوں اور والدین سے خطاب کیا جس میں حضور کی ہدایات کی روشنی میں بچوں اور والدین کو نصائح فرمائیں اور دعا کے ساتھ یہ تقریب ختم ہوئی۔ اس اجتماع میں کُل حاضری اللہ کے فضل سے ۷۷ فیصد رہی۔

جمعہ، ہفتہ اور اتوار کو بھی پروگرام کے مطابق دینی مقابلہ جات ہوتے رہے اس کے علاوہ اصول تجوید، عام دینی معلومات اور نماز کی کلاسوں کے علاوہ بچوں کا الگ الگ جائزہ بھی لیا گیا کہ ان کی دینی علمی حالت کیسی ہے اور ایک جائزہ فارم پُر کیا گیا۔ تمام مقابلہ جات میں تمام بچوں نے بڑے ذوق شوق سے حصہ لیا۔

بروز اتوار اس اجتماع کی اختتامی تقریب ہوئی جس میں بچوں کے علاوہ والدین نے بھی بڑی دلچسپی سے شرکت کی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم سیکرٹری صاحب وقفِ نو نے اجتماع کی رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد خاکسار نے تقریر کی جس میں خصوصاً والدین کو ان مجاہدوں کی تربیت کی طرف خاص توجہ دینے اور نظامِ جماعت سے تعاون کرنے کی تلقین کی۔ پھر تقسیمِ انعامات ہوئی اور مکرم نیشنل امیر صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا اور اجتماع کی کامیابی پر خوشنودی کا اظہار کیا اور والدین کو نصائح فرمانے کے بعد دعا کے ساتھ یہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

اس اجتماع کی کامیابی میں جن احباب نے بے حد تعاون فرمایا ہے اس میں سرِ فہرست مکرم محمود احمد شمس صاحب سیکرٹری وقفِ نو ہیں اور ان کے علاوہ مکرم جاوید راجپوت صاحب سیکرٹری MTA، ہارون رشید صاحب سیکرٹری ضیافت، نصیر الحق صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت، مشہود الحق صاحب، مامون الرشید صاحب سیکرٹری جائیداد اور مکرم انور رشید صاحب شامل ہیں۔ ان سب احباب کے لئے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

آخر پر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں احسن رنگ میں خداتعالیٰ کی ان امانتوں کی حفاظت کرنے اور یہ تحفے سجا کر خدا کے حضور پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین!

بدر میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی   اسد محمود بانی
کلکتہ

BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072

SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

رمضان المبارک کا مقدس مہینہ اور ادائیگی زکوٰۃ

احباب یہ بات بخوبی جانتے ہیں کہ زکوٰۃ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے اور ہر صاحب نصاب مسلمان کے لئے اسکی ادائیگی ایک اہم شرعی فریضہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ احادیث سے ثابت ہے کہ ماہ رمضان المبارک کے مقدس ایام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بے انتہا صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے اور آپ کا ہاتھ تیز ہوا کیطرح چلتا تھا۔ پس احباب جماعت کو بھی چاہئے کے اپنے پیارے آقا اور مطاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں وہ اس مبارک اور بابرکت مہینہ میں جہاں اپنے لازمی چندہ جات کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں وہاں صاحب نصاب احباب ابھی سے اپنی زکوٰۃ کا حساب کرکے واجب الاداز کوٰۃ کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ فرمائیں۔

فریضہ زکوٰۃ کی اہمیت اور اس کی ادائیگی کے صحیح طریق سے عدم واقفیت کے باعث اکثر جماعتوں اور صاحب نصاب افراد کی طرف سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ انہیں اپنی زکوٰۃ کی رقم مقامی مستحقین یا ضرورت مند رشتہ داروں میں ہی تقسیم کرنیکی اجازت دی جائے اس غلط رجحان کی اصلاح کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ 5/11/98 میں ہدایت فرمائی تھی کہ:-

''زکوٰۃ کے متعلق بعض لوگ لکھتے ہیں کہ ہمیں یہاں اپنے رشتہ داروں میں زکوٰۃ دینے کی اجازت دی جائے۔ زکوٰۃ مرکزی بیت المال میں جمع ہونی چاہئے۔ کسی شخص، کسی فرد واحد کو اجازت نہیں کہ اپنے مال میں سے زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے اپنے غریب بھائیوں کو چنے۔ غریب بھائیوں کو جو چنتا ہے اسکو مرکز کو لکھنا چاہئے کہ ہمارے ہاں اسقدر غریب ہیں۔ پھر خواہ بھائی ہوں یا غیر بھائی ہوں، ان سب کے لئے کھلی زکوٰۃ کی رقم ادا کی جائے گی۔ تو ایک آدمی کی زکوٰۃ تو کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتی اور اگر وہ کی بھی تو اپنے عزیزوں پر ہی خرچ کرے گا۔ اس میں دنیوی منفعت شامل ہو جاتی ہے۔''

اگر ہمارے احباب اور ہماری بہنیں پورے طور پر جائزہ لیں تو بفضلہ تعالیٰ اکثر گھروں سے کچھ نہ کچھ زکوٰۃ نکل سکتی ہے۔ چونکہ افراد جماعت عموماً اپنی زکوٰۃ ماہ رمضان المبارک میں ہی ادا کرتے ہیں اسلئے صاحب نصاب احباب و مستورات کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ جلد از جلد اس فریضہ کی بجا آوری کی طرف توجہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

صدقۃ الفطر اور عید فنڈ

صدقۃ الفطر:- صدقۃ الفطر بظاہر ایک چھوٹا سا حکم ہے مگر بعض احکام جو دیکھنے میں معمولی نظر آتے ہیں حقیقت میں بہت اہم اور ضروری ہوتے ہیں جنکی بجا آوری اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور عدم بجا آوری خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہوسکتی ہے۔ اس قسم کے اسلامی احکام میں سے (جو حقوق العباد سے تعلق رکھتے ہیں) ایک اہم حکم صدقۃ الفطر سے تعلق رکھتا ہے۔ جو تمام مسلمان مردوں، عورتوں اور بچوں پر (خواہ وہ کسی بھی حیثیت کے ہوں) فرض ہے جو شخص اس فرض کو ادا نہ کرسکتا ہو۔ اسکی طرف سے اسکے سرپرست یا مربی کیلئے ضروری ہے کہ وہ ادا کرے۔ بلکہ معتبر روایات سے یہ بھی ثابت ہے کہ غلام اور نوزائدہ بچوں پر بھی صدقۃ الفطر فرض ہے۔

واضح رہے کہ صدقۃ الفطر کی مقدار اسلام نے ہر ذی استطاعت شخص کیلئے ایک صاع عربی پیمانہ یعنی میٹرک سسٹم میں دو کلو 750 گرام غلہ یا اسکی رائج الوقت قیمت مقرر کی ہے پوری شرح کا ادا کرنا افضل اور اولیٰ ہے۔ البتہ جو شخص پوری شرح کے مطابق ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ نصف شرح پر بھی ادائیگی کرسکتا ہے۔ قادیان اور اس کے گردونواح میں چونکہ ایک صاع غلہ کی اوسط قیمت -/18 روپے بنتی ہے۔ اسلئے پنجاب کیلئے صدقۃ الفطر کی پوری شرح -/18 روپے مقرر کی گئی ہے۔ صدقۃ الفطر کی ادائیگی عید الفطر سے کم از کم پانچ روز پہلے ہو جانی چاہئے۔ تا بیوگان، یتامیٰ اور نادار مستحقین کی اس رقم سے بروقت امداد کی جاسکے۔ دفتر وکالت مال لندن کے سرکلر VMA 7547/19-11-01 کے مطابق صدقۃ الفطر کی مجموعی وصولی کا 1/10 حصہ بہر صورت مرکزی ریزرو فنڈ میں جمع ہونا چاہئے۔ بقیہ 9/10 حصہ مقامی مستحقین میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ البتہ اس امر کا فیصلہ کرنا مجلس عاملہ کی ذمہ داری ہے کہ اس 9/10 حصہ میں سے بھی کسقدر رقم مقامی مستحقین میں تقسیم کی جائے اور کس قدر مرکز میں بھجوائی جائے۔ ہر جماعت میں صدقۃ الفطر کی آمد و خرچ کا باقاعدہ حساب رکھا جانا ضروری ہے۔ واضح رہے کہ صدقۃ الفطر کی رقم مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔

عید فنڈ:- سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے ہر کمانے والے فرد کیلئے کم از کم ایک روپیہ فی کس کی شرح سے عید فنڈ مقرر ہے۔ اب جبکہ روپیہ کی قیمت کئی گنا گر چکی ہے احباب جماعت کو چاہئے کہ اپنے عید کے اخراجات میں کفایت کرتے ہوئے اس مد میں زیادہ سے زیادہ چندہ ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ اس مد میں وصول ہونے والی ساری رقم مرکز میں آنی چاہیے۔

صدقات

ماہ رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں بکثرت صدقہ و خیرات کرنا بھی سنت نبوی ہے۔ اسلئے ذیل میں صدقات کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک اہم ارشاد درج کیا جاتا ہے تا کہ احباب جماعت اس طوعی نیکی کی طرف بھی خصوصی توجہ فرمائیں۔ حضورؓ نے فرمایا:-

''خدا تعالیٰ پر توکل سب سے اہم چیز ہے۔ جو کچھ خدا کرسکتا ہے بندہ نہیں کرسکتا ہے خدا تعالیٰ سے دُعائیں کرتے رہو کہ وہ ایسا راستہ کھول دے جس سے آپ کی اور جماعت کی تکلیفیں دور ہوں۔ اُس میں سب طاقتیں ہیں۔ جہاں بندے کی عقل نہیں پہنچتی وہاں اسکا علم پہنچتا ہے۔ خواہ ایک ٹکڑا ہو صدقہ بہت دیا کرو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جہاں دُعائیں نہیں پہنچتیں وہاں صدقہ بلاؤں کو دور کر دیتا ہے۔''

حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مندرجہ بالا ارشاد جماعت کی موجودہ مشکلات اور ترقی کے راستہ میں حائل رکاوٹوں کے پیش نظر ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ ان مقدس ایام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بے انتہا صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے اور آپ کا ہاتھ تیز ہوا سے بھی زیادہ سخاوت کرتا تھا۔ پس احباب جماعت کو چاہئے کہ وہ سنت نبوی کے تابع ان بابرکت ایام میں حسب استطاعت زیادہ سے زیادہ صدقہ و خیرات کرنے کو اپنا معمول بنائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس طوعی نیکی کو اپنی جناب میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین!

چندہ جلسہ سالانہ

چندہ جلسہ سالانہ بھی ایک لازمی چندہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ جسکی شرح سالانہ آمد کا 1/120 ہے۔ جو ہر شخص کی ماہوار آمد کے 1/10 کے برابر ہے۔ یعنی اگر کسی شخص کی ماہوار آمد مبلغ -/1000 روپیہ ہے تو اس کے لئے سال بھر میں صرف ایک مرتبہ -/100 روپیہ ادا کرنا ہے۔

جلسہ سالانہ پر جو مہمان قادیان تشریف لاتے ہیں وہ سب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان ہوتے ہیں۔ جن کی مناسب تواضع کا انتظام مرکز نے کرنا ہوتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ ساری جماعت اس ثواب میں شریک ہو۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے مجلس مشاورت 1943ء کے موقع پر فرمایا کہ:-

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کو ایک مستقل کام قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ ''اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلاء کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اسکے لئے قومیں تیار کی ہیں۔ جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جسکے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔''

''پس اگر چندہ جلسہ سالانہ کو الگ رکھا جائے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس زور دینے کی وجہ سے کہ ہمارا جلسہ سالانہ دوسرے لوگوں کے جلسوں کی طرح نہیں مومنوں کا اس چندہ میں حصہ لینا ان کے ایمانوں کو ہمیشہ تازہ کرنے کا موجب بنتا رہیگا۔'' (نظام بیت المال آمد صفحہ:21)

اب جبکہ جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد میں صرف دو ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ جن دوستوں نے ابھی تک جلسہ سالانہ کا چندہ ادا نہیں کیا ان سے گزارش ہے کہ وہ جلد از جلد اسکی ادائیگی کریں۔ عہدیداران جماعت اور جملہ مبلغین و معلمین کرام سے بھی اس سلسلہ میں مخلصانہ تعاون کی درخواست ہے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Main Bazar Qadian (INDIA)
جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND
JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
الیس اللہ بکاف عبدہ
Ph: 01872-221672,(S)) 220260 (R) E-mail: kashmirsons@yahoo.co.in

PRIME
AUTO
PARTS
House of Genuine Spares
Ambassador
&
Maruti
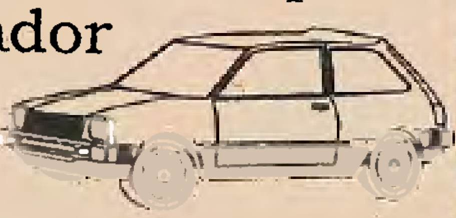
P, 48 PRINCEP STREET
CALCULTTA - 700072 ●2370509

شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ ربوہ - پاکستان
فون دوکان 0092-4524-212515
رہائش 0092-4524-212300

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

Editor
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

The Weekly BADR Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 52 Tuesday, 28 October, 4 Nov 2003 Issue No. 43-44

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40 U.S$
: 40 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S$

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اس اجتماع کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے

آپ اس میں جو بھی نیک اور بھلائی کی بات سیکھیں اسکو اپنی زندگیوں میں جاری کرنے والی ہوں

پیغام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ بھارت منعقدہ 11-12-13/ اکتوبر 2003

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر

لندن
9.10.03

عزیز ممبرات لجنہ اماءاللہ بھارت السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بھارت نے اطلاع دی ہے کہ آپ کا ملکی اجتماع مورخہ 12.11 اور 13 اکتوبر 2003 کو منعقد ہو رہا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اس اجتماع کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور اس میں شرکت کرنے والی تمام ناصرات اور لجنات کو اجتماع کی برکات سے مالا مال فرمائے۔ آپ اس میں جو بھی نیک اور بھلائی کی بات سیکھیں اسکو اپنی زندگیوں میں جاری کرنے والی ہوں۔ اس موقع پر میرا آپ سبکو یہ پیغام ہے کہ لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کے قیام کے مقاصد کو ہرگز نہ بھولیں۔ لجنہ اماء اللہ کے مقاصد میں سے اپنی اولاد اور خاص طور پر ہر ناصرات الاحمدیہ کی تربیت کرنا اہم ترین مقصد ہے۔ اسکی طرف توجہ دینا ہر احمدی خاتون کی ذمہ داری ہے۔ عہدہ دار لجنات بھی اس ضمن میں پوری کوشش کریں لیکن اصل ذمہ داری ماؤں کی ہے جن کے پاس اولاد کا زیادہ وقت گذرتا ہے اگر مائیں اپنی ذمہ داری ادا نہیں کریں گی تو بچے یا بچیاں اپنے ماحول اور اپنے سکول سے وہ باتیں سیکھیں گی جو اسلامی اقدار اور روایات کے خلاف ہیں۔ پس خاص طور پر اپنی بچیوں کی جنہوں نے اگلی نسل کی مائیں بننا ہے بچپن سے ہی اسلامی تعلیمات کے مطابق پرورش کریں۔ یہ ذمہ داری جہاد کی ذمہ داری سے کم نہیں۔ اگر بچیوں کی تربیت اچھی ہوگی تو آئندہ بھی نیک نسلیں پیدا ہوں گی۔

اس زمانہ میں شیطان کا حملہ نت نئے انداز سے ہو رہا ہے۔ کہیں آزادیٔ نسواں کے غلط علمبرداروں کے ذریعہ۔ کہیں بے پردگی کے ذریعہ۔ کہیں ننگے لباسوں کے ذریعہ۔ کہیں بے ہودہ فلمیں دکھانے کے ذریعہ۔ تاکہ لوگ خدا تعالیٰ سے دور ہوں۔ دین سے بے رغبتی ہو اور دنیا کی ظاہری چکاچوند کی طرف رغبت پیدا ہو۔ احمدی عورت کے لئے میرا یہ پیغام ہے کہ آپ نے ان چیزوں کی کوڑی کی بھی پرواہ نہیں کرنی اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عزم پر قائم رہتے ہوئے خود بھی شیطان کے ان حملوں سے بچنا ہے اور اپنی اولادوں کو بھی ان سے محفوظ رکھنا ہے اس لئے اپنی اولادوں کے دلوں میں بچپن سے ہی خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کریں۔ ان کو خدا تعالیٰ کے احکامات کی متابعت میں زندگی گزارنے کی تلقین کریں۔ نمازوں کی عادت ڈالیں۔ قرآن کریم ناظرہ اور اس کا ترجمہ سکھائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کا تذکرہ کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ان کے دلوں میں پیدا کریں۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی سیرت اور آپ کی صحابیات کی سیرت کے تذکرے ان کے سامنے کریں۔ اگر آپ اپنی اولاد کو دیندار بنانے کے لئے جہاد کریں گی اور دعائیں کریں گی تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ شیطان کا کوئی تسلط آپ کی نسل پر نہیں ہوگا۔ اللہ ایسا ہی کرے۔

آخر پر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاکیزہ نصائح آپ کے سامنے رکھتا ہوں جو آپ نے اپنی کتاب کشتی نوحؑ میں عورتوں کو فرمائیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

”تقویٰ اختیار کرو۔ دنیا سے اور اسکی زینت سے بہت دل مت لگاؤ۔ قومی فخر مت کرو۔ کسی عورت سے ٹھٹھا ہنسی مت کرو۔ خاوندوں سے وہ تقاضے نہ کرو جو اُن کی حیثیت سے باہر ہیں۔ کوشش کرو تا تم معصوم اور پاکدامن ہونے کی حالت میں قبروں میں داخل ہو۔ خدا کے فرائض نماز، زکوٰۃ وغیرہ میں سستی مت کرو۔ اپنے خاوندوں کی دل و جان سے مطیع رہو۔ بہت سا حصہ ان کی عزت کا تمہارے ہاتھ میں ہے سو تم اپنی اس ذمہ داری کو ایسی عمدگی سے ادا کرو کہ خدا کے نزدیک صالحات قانتات میں گنی جاؤ اور اسراف نہ کرو۔ اور خاوندوں کے مالوں کو بے جا طور پر خرچ نہ کرو۔ خیانت نہ کرو۔ چوری نہ کرو۔ گلہ نہ کرو۔ ایک عورت دوسری عورت پر بہتان نہ لگاوے“ (کشتی نوحؑ صفحہ ۷۲)

اللہ تعالیٰ آپ کو ان نصائح کے مطابق اپنی زندگی بسر کرنے کی توفیق بخشے۔ آپ کو اپنے فضلوں سے نوازے۔ آپ کے دلوں میں اللہ رسول اور دین کی محبت نیز خلیفۂ وقت کی محبت اور اطاعت کا اعلیٰ جذبہ پیدا فرمائے۔ اللہ کرے کہ آپ کی آئندہ نسلیں بھی دینی تعلیم سے آراستہ اور اعلیٰ اخلاق سے مزین ہوں۔ اور اپنی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں ادا کرنے والی ہوں۔

والسلام
خاکسار
مرزا مسرور
خلیفۃ المسیح الخامس

منظوری صدر مجلس انصار اللہ بھارت

و نائب صدر صف دوئم

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آئندہ 2 سال کی مدت یعنی یکم جنوری 2004 تا 31 دسمبر 2005 کیلئے محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم کی بحیثیت صدر مجلس انصار اللہ بھارت منظوری مرحمت فرمائی ہے اسی طرح مذکورہ مدت کیلئے ہی مکرم قاری نواب احمد صاحب گنگوہی کی بحیثیت نائب صدر صف دوم منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر دو کیلئے یہ عہدہ مبارک کرے اور مقبول خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔

(مرزا وسیم احمد ناظر اعلیٰ قادیان)

تحریک جدید کے مالی سال کا اختتام

جیسا کہ احباب جماعت کے علم میں ہے کہ تحریک جدید کا مالی سال ۳۱ اکتوبر ۲۰۰۳ء کو ختم ہو رہا ہے اس جہت سے ہمیں اپنے وعدہ کے بقایا کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے تاکہ ۳۱/ اکتوبر سے قبل اس کی ادائیگی کر دیں سو گذارش ہے کہ اولین فرصت میں آپ اپنے حلقہ کے سیکرٹری تحریک جدید سے مل کر بقایا جات کی ادائیگی کریں۔

رمضان المبارک کے ابتدائی چند یوم اس مالی سال کے اختتام میں آرہے ہیں اگر آپ انمیں اپنا وعدہ مکمل ادا کر دیتے ہیں تو آپ کے نام حضور انور کی خدمت اقدس میں برائے دعائے خاص بھجوائے جائیں گے۔ انشاء اللہ

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

بقیہ صفحہ (12)

30 ہزار سے زائد مسلمان اپنے 37 ویں جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے اکٹھے ہوئے۔ یہ برطانیہ میں مسلمانوں کا سب سے بڑا اجتماع تھا۔ احمدیہ مسلم کمیونٹی کا آغاز مارچ 1889 میں قادیان انڈیا سے ہوا۔ انگلستان میں سب سے پہلی مسجد 1924 میں پٹنی کے علاقہ میں تعمیر کی گئی اور اب مورڈن جنوبی لندن میں یورپ میں سب سے بڑی مسجد تعمیر کی جارہی ہے۔